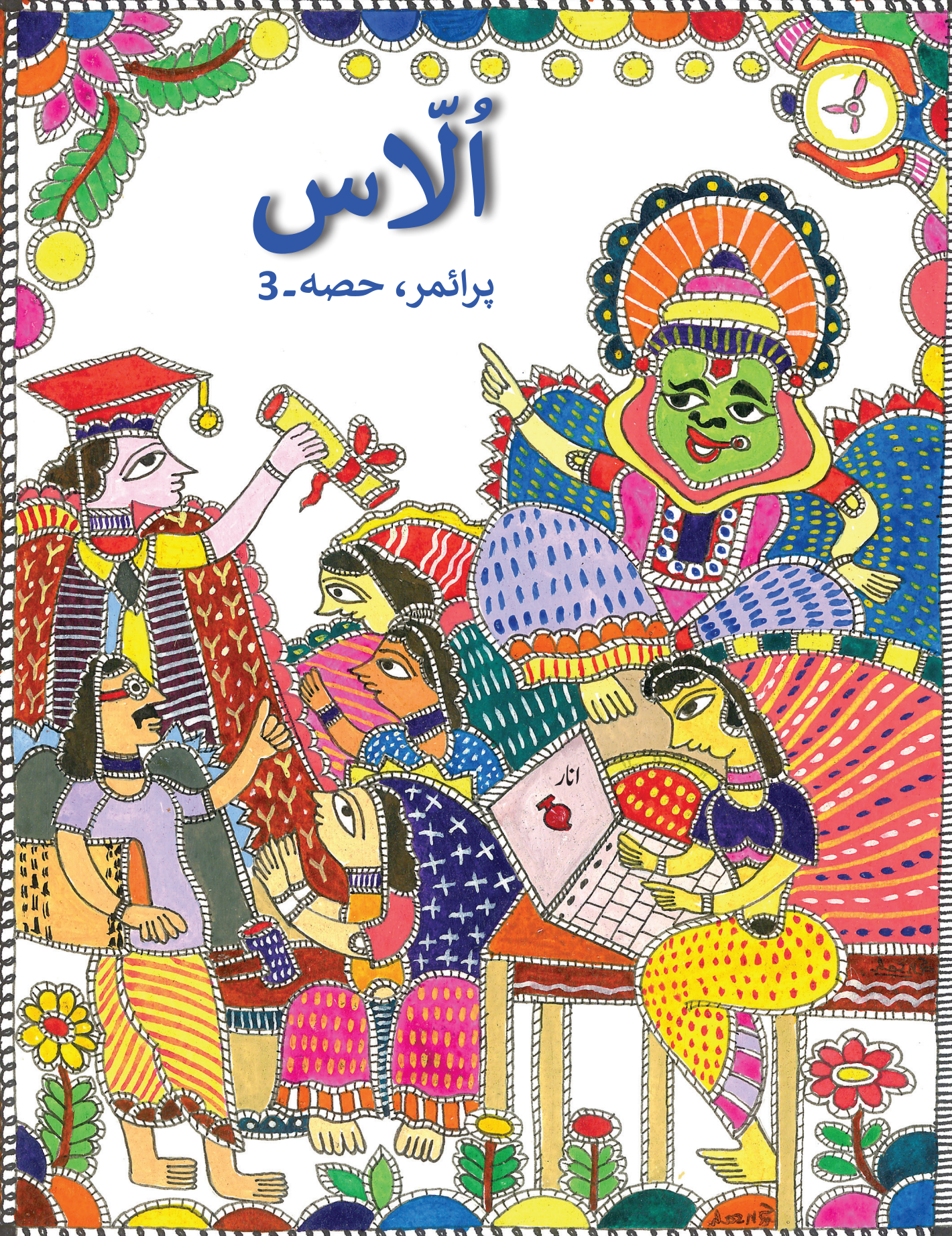
اُلّاس

پرائمر، حصہ۔3



CELL FOR NATIONAL CENTRE FOR LITERACY
राष्ट्रीय साक्षरता केंद्र–प्रकोष्ठ



نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
National Council of Educational Research and Training

نو بھارت ساکشرتا کاریہ کرم



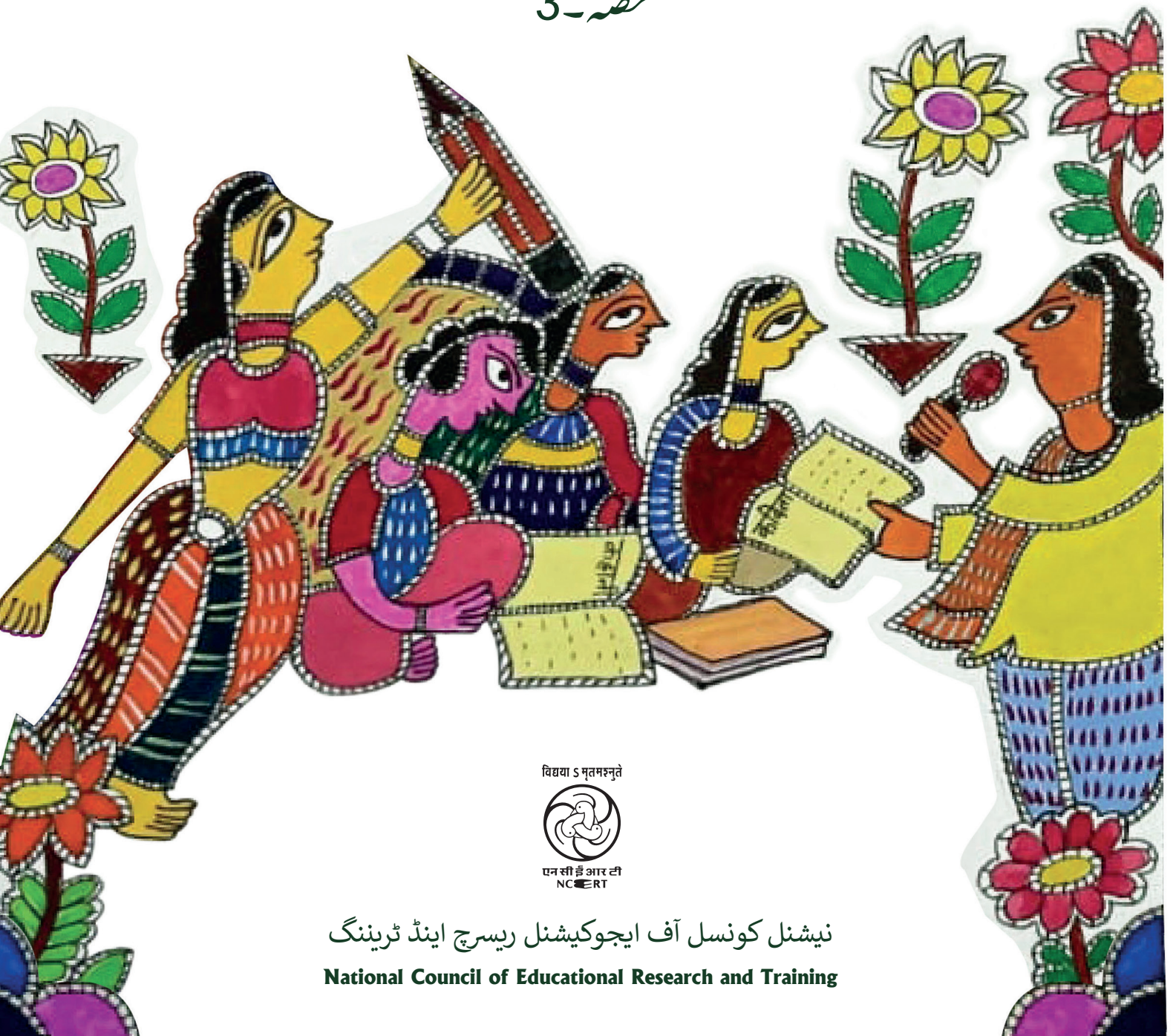
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
National Council of Educational Research and Training

نو بھارت ساکشرتا کاریہ کرم

اُلّاس

پرائمر

حصہ۔3



विद्यया ऽ मृतमश्नुते

एन सी ई आर टी
NCERT

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

National Council of Educational Research and Training

پیش لفظ

قومی تعلیمی پالیسی 2020 پندرہ سال یا اس سے زیادہ کی عمر کے ان سبھی لوگوں کو خواندہ بنانے کی خواہش کا اظہار کرتی ہے جو بعض اسباب سے خواندگی اور اعداد شناسی کی واقفیت حاصل نہیں کر سکے۔ اس سیاق میں قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے نکات کو عملی شکل دینے کے لیے یکم اپریل 2022 سے حکومت ہند کی طرف سے اُلّاس (**نو بھارت ساکشرتا پروگرام**) کا آغاز کیا گیا ہے جس میں تعلیم بالغان کے سبھی پہلو شامل ہیں۔ اس اسکیم کا مقصد نہ صرف بنیادی خواندگی اور اعداد شناسی کی واقفیت پیدا کرنا ہے بلکہ اکیسویں صدی کے شہری کے لیے اپنے ضروری دیگر عوامل کو بھی شامل کرنا ہے۔ مثلاً زندگی کی اہم ہنرمندیاں (روپے پیسے سے متعلق خواندگی، ڈیجیٹل خواندگی، کاروباری ہنرمندی، نگہداشت و بیداری صحت کے ہمراہ نگہداشتِ اطفال اور تعلیم و خاندانی بہبود)، پیشہ ورانہ ہنرمندی کا فروغ (مقامی روزگار کے حصول کے نقطۂ نظر سے)، بنیادی تعلیم (ابتدائی، مڈل اور ثانوی سطح کی صلاحیت کے ہمراہ)، مسلسل تعلیم (آرٹ، سائنس، ٹیکنالوجی، ثقافت، کھیل اور تفریح مجموعی تعلیمِ بالغان کی درسیات کے ہمراہ مقامی آموزگاروں کے لیے دلچسپی یا افادیت کے دیگر موضوعات جیسے زندگی کی ہنرمندیوں پر زیادہ ترقی یافتہ مواد کے ہمراہ)۔ اس طرح یہ اسکیم انسانی شخصیت کے ارتقا کو کلی طور پر دیکھتی ہے اور انصاف پسند، تعقل پسند اور باشعور شہری کی تخلیق کرتی ہے۔

اُلّاس کے دستاویز میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ملک میں 15 سال اور اس سے زیادہ کے زمرۂ عمر میں غیر خواندہ افراد کی کل تعداد 25.76 کروڑ (مرد 9.08 کروڑ، عورتیں 16.68 کروڑ) ہے۔ 10-2009 سے 18-2017 کے دوران ساکشر بھارت پروگرام کے تحت خواندہ کی حیثیت سے تصدیق شدہ افراد 7.64 کروڑ کی ترقی کو ذہن میں رکھتے ہوئے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ موجودہ زمانے میں بھارت میں تقریباً 18.12 کروڑ بالغ افراد ابھی بھی ناخواندہ ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی سال 2020 سے 2030 تک 100٪ خواندگی کے حصول کا ہدف مقرر کرتی ہے اور این۔سی۔ای۔آر۔ٹی میں قومی خواندگی مرکز (CNCL) کے قیام کی سفارش کرتی ہے۔ اس ہدف کے حصول کے لیے قومی اور صوبائی سطح پر کئی کوششیں مسلسل جاری ہیں۔

ممکن ہے کہ '**اُلّاس**' میں شامل آموزگار چاہے خواندہ نہ ہوں لیکن وہ تعلیم یافتہ ہوں گے اور اپنی زندگی کی جدوجہد، مسائل کا سامنا کرنے اور مناسب فیصلہ لینے پر قادر بھی ہوں گے۔ یہ آموزگار اپنی زندگی کے الگ الگ سیاقوں میں اپنی زبان یا زبانوں کا بول چال میں استعمال بھی کرتے ہیں اور ریاضیاتی فہم کے ساتھ اپنے کاموں میں لین دین بھی کرتے ہیں۔ انھیں صرف پڑھنا لکھنا اور اعداد شماری سیکھنے کی ضرورت ہے جس سے مفید اور باوقار زندگی گزارنے کی راہ ہموار ہو سکے۔

خواندگی ایک وسیع تصور ہے جو صرف حروف یا اعداد و شمار کا علم حاصل کرنے تک محدود نہیں ہے بلکہ مختلف سیاقوں میں موضوع کو بصری، سمعی اور ڈیجیٹل مواد کا استعمال کر کے پہچاننے، سمجھنے، تخلیق کرنے، حساب لگانے اور تبادلۂ خیال کی صلاحیت ہے۔

(بین الاقوامی خواندگی تنظیم (آئی۔ایل۔اے) سے ماخوذ)۔اس شکل میں بنیادی خواندگی اور اعداد شناسی قابلِ عمل ہے اور زندگی کو بہتر طور پر جینے میں مدد کرتی ہے۔

بنیادی خواندگی کا حصول، تعلیم کا حصول اور ذریعۂ معاش کے مواقع کا حصول ہر شہری کا حق ہے۔خواندگی اور بنیادی تعلیم کسی کے شخصی، شہری، سماجی، اقتصادی اور زندگی گزارنے کی تعلیم کے مواقع کی ایک نئی دنیا کھول دیتی ہے۔یہ نئی دنیا انسان کو پونجی اور پیشہ ورانہ دونوں ہی سطحوں پر آگے بڑھانے میں مدد کرتی ہے۔قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے اس پس منظر کو ذہن میں رکھتے ہوئے اُلّاس کے تحت ناخواندہ آموز گاروں کے لیے **اُلّاس پرائمر** (4 حصوں میں) کی تشکیل کی گئی ہے۔یہ **پرائمر** (Primers) مجموعی شکل میں بنائے گئے ہیں جس میں زبان اور ریاضی دونوں شامل ہیں۔موضوع و مواد کی شکل میں 13 موضوعات مقرر کیے گئے ہیں جو عام طور پر ہمارے آس پاس دکھائی دیتے ہیں۔یہ موضوعات ہیں :خاندان اور پڑوس، بات چیت، ہمارے آس پاس، کھانا پینا اور صحت، ووٹنگ، قانونی خواندگی، آفات سے نپٹنا، وقت، سفر، تفریح، روپیے پیسے سے متعلق خواندگی، ماحول کے تئیں بیداری وغیرہ۔زبان کے تحت انہی موضوعات سے متعلق بامعنی، جامع اور دلچسپ مواد اور روزمرہ کے حساب کتاب کے ساتھ اردو زبان اور حساب کو پڑھنے کے مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔آموز گاروں کے پڑھنے لکھنے اور حساب کو سیکھنے میں مدد کے لیے ایک ہدایت نامہ بھی تیار کیا گیا ہے۔یہ ہدایت نامہ اساتذہ/تسہیل کاروں کے استعمال میں آئے گا جو سیکھنے میں آموز گاروں کی مدد کرے گا۔اس ہدایت نامے میں خواندگی کا وسیع پس منظر، زبان اور ریاضی کی آموزش کا نکتہ اور سیکھنے سکھانے کے عمل پر تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے۔**پرائمر** اور ہدایت نامے میں دیے گئے نکات تجویز کے طور پر ہیں۔آموز گاروں کی سطح، صلاحیت، ضروریات اور مقامی حالات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ان میں حسب ضرورت تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

اُلّاس پرائمر میں شامل بنیادی خواندگی اور اعداد شناسی کی واقفیت سے متعلق نکات کو مرکز میں رکھتے ہوئے آموز گاروں/رضاکار اساتذہ کے لیے آن لائن ماڈیول یا ویڈیو پروگرام بھی وضع کیے گئے ہیں جو دِکشا پورٹل (DIKSHA Portal) پر **سب کے لیے شِکشا ورٹیکل** اور این سی ای آر ٹی کے یوٹیوب چینل NCERTOFFICIAL@ پر دستیاب ہیں۔ان ہدایت ناموں اور ویڈیو پروگراموں کی مدد سے آموز گاروں کو سیکھنے سکھانے میں مدد ملے گی۔

کونسل **پرائمر** اور ہدایت نامے کی تیاری میں شامل سبھی مضامین کے ماہرین، کونسل کے اراکینِ شعبہ، کارکنانِ انتظامیہ کی مسلسل محنت کے لیے ممنونیت کا اظہار کرتی ہے۔ساتھ ہی ان سبھی تخلیق کاروں اور اداروں کی بھی شکر گزار ہے جنھوں نے اپنے مواد اور معاونین کی مدد لینے میں فراخدلانہ تعاون دیا۔ چار حصوں پر مشتمل اس **پرائمر** کو مزید بہتر بنانے کے لیے آپ کی تجاویز کا خیر مقدم ہے۔

فروری 2024
نئی دہلی

دنیش پرساد سکلانی
ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

رضا کار اساتذہ سے دو باتیں

بنیادی خواندگی اور اعداد شناسی 'جن جن ساکشر' (تعلیمِ بالغان) کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس کا مقصد 15 سال اور اس سے زیادہ عمر کے اُن آموز گاروں کو خواندہ بنانا ہے جو پڑھے ہوئے ہیں لیکن حروف سے واقف نہیں ہیں یا ناخواندہ ہیں۔ اُلّاس کے تحت انھیں پڑھنے، لکھنے اور اعداد شناسی کے ہنر کو اُن آموز گاروں تک پہنچانا ہے جو کسی وجہ سے اسکولی تعلیم کا حصہ نہیں بن سکے یا اُسے جاری نہیں رکھ سکے۔ اس لیے ممکن ہے کہ سماجی شعور کے مراکز یا آپ کے رابطے میں آنے والے ناخواندہ آموز گار پڑھنے لکھنے کے عمل میں الگ الگ سطحوں پر ہوں۔

ہمیں اس پر توجہ دینی چاہیے کہ آموز گار سمجھ دار ہیں اور انھیں زندگی گزارنے کا ایک لمبا تجربہ ہے۔ وہ اپنی زندگی میں مخالف حالات کا سامنا کرتے ہیں اور انھیں اپنے حق میں ساز گار بنا لینے کا ہنر بھی جانتے ہیں۔ ہوسکتا ہے ان میں سے بیشتر افراد کام کاجی ہوں جو گھر پر یا باہر کسی نہ کسی کام کاج میں لگے ہوئے ہوں یا پھر زندگی کی کوئی ذمہ داری نبھا رہے ہوں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ خواندگی / پڑھنا لکھنا اور ریاضی کی سمجھ اُن کی روزمرہ زندگی کو مزید آسان بنائے جس کی مدد سے وہ اپنے تجربے اور سمجھ (صلاحیت) میں مزید گہرائی اور وسعت لاسکیں۔ ساتھ ہی وہ ان صلاحیتوں کا استعمال زندگی کے مختلف حالات میں کرسکیں۔ اس کا امکان ہے کہ اس سے اُن کی خود اعتمادی میں اضافہ ہوگا۔

رضا کار اساتذہ کی حیثیت سے ہمارے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ:

- خواندہ بننے میں ہم جن آموز گاروں کی مدد کرنے جا رہے ہیں وہ 15 سال اور اس سے زیادہ عمر کے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ اُن کے پاس ہم سے زیادہ تجربات کا خزانہ ہو۔ اُن کے تجربات کے احترام کی توقع کی جاتی ہے۔
- وہ اپنے روزمرہ کاموں کو اپنے طریقے سے کر لیتے ہیں۔ اُن کی کارکردگی کی ستائش کی توقع کی جاتی ہے۔
- وہ تبھی پڑھیں گے جب انھیں پڑھنا مفید لگے گا۔ آموز گاروں کو پوری تیاری سے پڑھائیں تاکہ وہ جو پڑھ رہے ہیں اس کا فائدہ اُنھیں مل سکے۔ اس سے ہم بھی بہت کچھ نیا سیکھیں گے اور آپ کی خود اعتمادی میں بھی اضافہ ہوگا۔ اس لیے ہم پوری تیاری، محنت اور احترام کے ساتھ آموز گاروں کو پڑھائیں۔
- **اُلّاس پرائمر** اُردو زبان اور ریاضی کی مجموعی شکل ہے۔ اس کے ہر ایک سبق میں اُردو زبان کی صلاحیتوں اور ریاضی کی صلاحیتوں کے فروغ کے لیے کافی جگہ ہے۔
- آموز گار اُردو زبان سننے اور بولنے پر قادر ہیں لیکن شاید پڑھنے لکھنے کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے وہ پڑھنے لکھنے میں کسی طرح کی مشکل محسوس کرتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض آموز گاروں کو تھوڑی بہت حروف شناسی آتی ہو۔ اسی طرح آموز گار کے پاس ریاضی

کے زبانی استعمال کی ہنرمندی اور اعداد شناسی کے لیے مناسب مواقع تو ہوں لیکن اعداد کی شناخت اور مختلف اقسام کے ریاضیاتی مسائل حل کرنے میں انھیں مشکل ہوتی ہو۔

- اسباق میں پوری تصویر، کہانی، نظم یا دیگر دلچسپ مواد کے ذریعہ اُردو زبان کے کچھ نئے حروف، الفاظ اور قابلِ مطالعہ چیز کو پڑھنا لکھنا سکھایا گیا ہے۔ اس مطالعاتی مواد کے سیاق میں ریاضی کے اعداد شمار کرنا اور مسائل حل کرنا سکھایا گیا ہے۔ ہم چاہیں تو تدریسی نکات کو سامنے رکھتے ہوئے اضافی مقامی وسائل اور سامان کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اس سے ہم آموز گاروں کی سطح، اُن کی صلاحیت اور ضروریات کو ذہن میں رکھتے ہوئے مطالعاتی مواد فراہم کر سکتے ہیں۔
- **پرائمر** میں دی گئی تصویروں کا بھرپور استعمال کریں۔ تصویریں اندازہ لگا کر پڑھنا لکھنا سیکھنے میں مددگار ہوں گی۔ تصویروں میں کوئی چیز بھی ہو سکتی ہے اور پورا عمل اور واقعہ بھی۔ ضرورت کے مطابق تصویروں کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تصویریں آموز گاروں کو بات چیت کرنے اور اپنے تجربوں میں ساجھے داری کی دعوت دیتی ہیں۔
- **اُلّاس** کے پہلے صفحہ پر خاص طور پر آموز گاروں کے لکھنے کے لیے مناسب جگہ دی گئی ہے تاکہ وہ اپنا نام، پتہ اور رابطے کا ذریعہ (فون نمبر) لکھیں۔ آموز گاروں کی زندگی میں ایسے مواقع بار بار آتے ہیں جب انھیں اپنا نام وغیرہ لکھنا ہوتا ہے۔ یہ کام اُن کی زندگی سے بہت نزدیک سے جڑا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ اپنا نام نہ لکھ پا رہے ہوں تو ایسے آموز گاروں کو اُن کا نام، پتہ، فون نمبر وغیرہ ضروری معلومات لکھ کر دکھائیں اور دیکھ کر لکھنے میں اُن کی مدد کریں۔
- **اُلّاس پرائمر** کے چاروں حصوں کے آخر میں اُردو زبان کے حروفِ تہجی دیے گئے ہیں۔ اس کا مقصد آموز گاروں کو اردو حروفِ تہجی سے متعارف کرانا ہے۔ لیکن آغاز بامعنی مواد سے ہی ہوگا۔ ایک بار حروف سے متعارف ہو جانے کے بعد حروفِ تہجی کی مدد سے آموز گاروں سے حروف کی پہچان کرائی جا سکتی ہے۔ جو آموز گار پہلے سے ہی تھوڑی بہت حروف شناسی کی واقفیت رکھتے ہیں وہ اردو حروفِ تہجی کی جدول والے صفحہ کا استعمال پہلے بھی کر سکتے ہیں۔
- اردو حروفِ تہجی کی جدول کو بار بار دیکھنے سے آموز گاروں کی حروف شناسی کی صلاحیت مضبوط ہوتی ہے۔ وہ اندازہ لگا کر حروف کو پہچاننے، پڑھنے اور لکھنے میں اس مہارت کا استعمال کر سکتے ہیں۔
- اردو زبان کے حروف کی پہچان کے اردگرد زبان سے متعلق کھیلوں کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اردو حروفِ تہجی میں دیے گئے کسی ایک حرف سے شروع ہونے والے الفاظ بولنا یا ایک سے زیادہ حروف استعمال کرتے ہوئے الفاظ کو بولنا، پڑھنا اور لکھنا جیسے کھیل بھی مددگار ہو سکتے ہیں۔
- اردو حروفِ تہجی کو ایک ایک حروف کے جال کی شکل میں استعمال کرتے ہوئے الفاظ بنانے کا کام بھی کھیل کی شکل میں کرایا جا سکتا ہے۔ اس حروف جال میں سیکھے ہوئے حروف / اعراب لیے جا سکتے ہیں۔

- **پرائمر** کے اختتام پر دیے گئے حروف تہجی کو آموز گاران پڑھنے، لکھنے اور سیکھنے کے دوران کبھی بھی دیکھ سکتے ہیں اور پڑھنے لکھنے میں ان کا استعمال کر سکتے ہیں۔

آموز گاروں کو پڑھانے کے دوران قابلِ توجہ باتیں:

- **اپنے طالب علم کو جانیں۔** ہم اپنے آموز گار کے بارے میں جانیں کہ کیا انھیں بالکل بھی پڑھنا لکھنا نہیں آتا یا وہ پہلے سے کچھ پڑھنا لکھنا جانتے ہیں یا پھر انھیں صرف حروف کی پہچان ہے یا پھر وہ صرف اپنا نام ہی لکھنا جانتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اعداد شناسی سے واقف نہ ہوں یا ریاضی کے اعداد اور اعداد شماری کے مقررہ طریقے جانتے ہوں۔ اُن کے بارے میں، اُن کی پسند اور ناپسند، سکھ دکھ، خاندان، تفکرات اور جدوجہد کو بھی جانیں تاکہ جب ہم سیکھنے سکھانے کا عمل شروع کریں تو اُن کی زندگی کے حالات و واقعات کو بھی ذہن میں رکھتے ہوئے بات چیت کر سکیں۔ باتوں باتوں میں انھیں حوصلہ مل سکے اور وہ خود کو بااختیار محسوس کر سکیں۔ ہماری انسانی ہمدردی اُن کی زندگی کے بے شمار دکھ بھرے پہلوؤں سے اُن کی توجہ ہٹا سکتی ہے۔

- **اپنی پڑھنے پڑھانے کی سرگرمیوں کو پُرکشش بنائیں۔** آپ کے آس پاس ایسی کئی چیزیں ہوں گی جو سبق کی تدریس کے لیے مفید ہو سکتی ہیں۔ سبق سے متعلق ایسی دستیاب چیزوں مثلاً کوئی اخبار، رسالہ، اشتہار، بجلی کا بل، ریل گاڑی کا ٹکٹ وغیرہ کا موزوں طور پر استعمال کریں۔

- **آموز گار کو اپنی بات کہنے کا موقع دیں۔** خود زیادہ بولنے سے بچیں۔ آموز گار کو اظہار خیال کرنے، بحث کرنے کا بھرپور موقع دیں۔ ہو سکتا ہے ہماری خواہش بہت زیادہ معلومات دینے کی ہو۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا ہے کہ ہمارے آموز گار پہلے سے ہی بہت کچھ جانتے ہیں۔ بلکہ ہم خود اُن کی معلومات اور تجربات سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اس کے لیے ہم اُن کا شکریہ ادا کرنا نہ بھولیں۔

- **اضافی مطالعاتی مواد استعمال کریں۔** **اُلّاس** کے ہر ایک سبق کو پڑھ کر اُس سے تعلق رکھنے والا مختلف نوعیتوں کا بامعنی مطالعاتی مواد اکٹھا کریں، جو دلچسپ ہو اور آس پاس آسانی سے دستیاب ہو۔ اس سے پڑھی جا رہی زیر مطالعہ چیز کو سمجھنا آسان ہو گا اور آموز گار اُس سے اپنا تعلق قائم کر سکیں گے۔

- **آموز گار کے تئیں حساس اور مثبت نقطۂ نظر رکھیں۔** ہم یہ نہ سوچیں کہ ہم عمر میں چھوٹے ہیں تو وہ ہماری باتوں پر سنجیدگی سے غور نہیں کریں گے۔ وہ آپ کو بھرپور احترام اور محبت دیں گے کیوں کہ ہم پڑھنے لکھنے اور اعداد کا شعور پیدا کرنے میں اُن کی مدد کر رہے ہیں۔ آپ بہت ہی سمجھ دار، تجربہ کار اور حساس فرد ہیں، پھر بھی یہ یاد دلانا ضروری ہے کہ اُن کے کام کاج، لباس، تلفظ یا اُٹھنے بیٹھنے کے طور طریقوں پر کسی طرح کا منفی تبصرہ نہ کریں۔

- **آموز گار کی سہولت کا دھیان رکھیں**۔ پڑھنے پڑھانے کا وقت، مقام، حد وغیرہ کا تعین آموز گار کے مطابق ہی رکھیں۔ آموز گاروں کے لیے بیٹھنے کی سہولت کچھ اس طرح سے ہو کہ وہ آرام سے بیٹھ سکیں اور جب ہم انھیں حروف اور الفاظ پڑھ کر دکھا رہے ہوں تو وہ آسانی سے دیکھ بھی سکیں۔ دری، مونڈھے وغیرہ کا پہلے سے ہی انتظام کر لیں جس سے زیادہ عمر والے جن آموز گاروں کے گھٹنے وغیرہ میں درد ہو انھیں گھنٹہ دو گھنٹہ بیٹھنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

- **بنیادی ضروریات کا انتظام کرنا**۔ جس جگہ پر ہم آموز گاروں کو پڑھا رہے ہوں وہاں پینے کے پانی کا انتظام کرنا ضروری ہو گا۔ وہاں معقول روشنی بھی ہونی چاہیے تا کہ آنکھوں پر زور نہ پڑے۔

- **آموز گار کے تجربے اور ہنرمندی کا احترام کریں**۔ ہمارے آموز گار کے پاس اپنی زندگی کے بہت سے تجربات ہیں۔ پڑھنا لکھنا سیکھنے میں ان تجربات کا بھرپور فائدہ اُٹھایا جائے تو آپ کے لیے پڑھنا، لکھنا، سکھانا آسان ہو جائے گا۔ ہمارے آموز گار کام کاجی ہیں۔ وہ طرح طرح کے ہنر جانتے ہوں گے۔ اُن کے کام کاج کی لفظیات اور ریاضیاتی ہنرمندیوں کا پڑھنا لکھنا سکھانے میں صحیح طرح سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پڑھنے لکھنے کے سیاق میں آپ کی سمجھ زیادہ ہے۔ کام کاج اور زندگی کے تجربوں کی بات کی جائے تو اُن کی سمجھ زیادہ ہے۔ آپ سے توقع ہے کہ آپ انھیں احترام سے مخاطب کریں گے۔ اُن کی عمر اور اُن کے تجربوں کو بھرپور احترام دیں گے۔

- **آموز گار کے سیکھنے کے عمل کو سمجھیں**۔ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ نے جو کچھ آج سکھایا ہے وہ اسے دو تین دن بعد بھول جائیں۔ یہ بہت فطری بات ہے۔ اس لیے پچھلے سیکھے ہوئے کو دہرانا اور مشق کرنے کی ترغیب دینا ضروری ہو گا۔ ہر آموز گار کے سیکھنے کی رفتار اور طریقے میں فرق ہو گا اس بات کا خاص خیال رکھیں اور انھیں کی رفتار اور طریقے سے سیکھنے میں اُن کی مدد کریں۔ سیکھنے اور تبدیلی میں وقت لگتا ہے اس لیے صبر کا دامن نہ چھوڑیں۔ مرکز کے ماحول کو دلچسپ بنانے کے لیے کھیل، تقریبات اور تیوہاروں کی مناسبت سے مزے دار گیت وغیرہ بھی گائیں۔ گیت، قصے، کہانی، تجربات کی ساجھے داری سے ہم سیکھنے سکھانے کے نکات کو جوڑ سکتے ہیں۔ اس سے سیکھنے کے عمل کو دلچسپ بنایا جا سکتا ہے۔ سیکھنے کے لیے کسی محرک اور پُرلطف ماحول کا ہونا لازمی ہے۔

دلی تمناؤں کے ساتھ

اُوشا شرما
پروفیسر وانچارج
سی۔این۔سی۔ایل
این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی

کمیٹی برائے درسی کتاب

صدر

- دنیش پرساد سکلانی، ڈائریکٹر این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی

صلاح کار

- انوپ کمار راجپوت، پروفیسر وصدر شعبۂ اشاعت، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی
- رنجنا اروڑہ، پروفیسر وصدر شعبۂ نصابی مطالعات، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی
- شری دھر شریواستو، جوائنٹ ڈائریکٹر، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی
- سندھیا سنگھ، پروفیسر وصدر شعبۂ تعلیم السنہ، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی

تیاری کمیٹی

- قاضی عبید الرحمٰن ہاشمی، پروفیسر (ریٹائرڈ) جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- ڈاکٹر سہیل احمد فاروقی، ایسوسی ایٹ پروفیسر (ریٹائرڈ) جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- نجمہ رحمانی، پروفیسر وصدر شعبہ اُردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی
- نشاط فاروق، پروفیسر (ریٹائرڈ) جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- ڈاکٹر نسرین بیگم، پروفیسر بیکنٹھی دیوی گرلز کالج، آگرہ، یوپی
- اکشے کمار دکشت، منٹر ٹیچر ایجوکیشن، ڈائریکٹوریٹ، دہلی
- کامیشور راؤ، پروفیسر (ریٹائرڈ)، ریجنل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ، بھوپال، مدھیہ پردیش
- دھرم پرکاش، پروفیسر (ریٹائرڈ)، شعبہ اُبتدائی تعلیم، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی
- شمامہ بلال، پی جی ٹی اردو (ریٹائرڈ)، سینئر سیکنڈری اسکول، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- فخر عالم، ٹی جی ٹی اردو، جواہر نودیہ وِدّیالیہ، گورکھپور، یوپی
- ماہِ طلعت، ٹی جی ٹی اردو، جامعہ مڈل اسکول، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- ڈاکٹر نوشاد عالم، ٹرانسلیٹر، اکیڈمی آف پروفیشنل ڈیولپمنٹ آف اردو میڈیم ٹیچرس، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- طاہرہ سلطان، فری لانسر، جامع مسجد، دہلی۔6
- ڈاکٹر شبنم ناز، لیکچرر اردو، سرودیہ کنیا وِدیالیہ، مدن پور کھادر، دہلی

- شباہت حسین، ٹی جی ٹی ریاضی، ڈاکٹر ذاکر حسین میموریل سینئر سیکنڈری اسکول، جعفر آباد، دہلی
- یاچنا گپتا، سینئر کنسلٹنٹ، سی۔این۔سی۔ایل، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی
- یاسمین اشرف، کنسلٹنٹ، سی۔این۔سی۔ایل، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی
- ورشا سنگھل، جونیئر پروجیکٹ فیلو، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی
- شواشری واستو، کنسلٹنٹ، سی۔این۔سی۔ایل، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی
- ستیہ ویر سنگھ، پرنسپل، گورنمنٹ انٹر کالج، باغپت اتر پردیش
- شیام سشیل، رائٹر، وسُندھرا انکلیو، نئی دہلی
- سونالی، جونیئر پروجیکٹ فیلو، سی۔این۔سی۔ایل، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی
- ڈاکٹر جاوید عالم، جونیئر پروجیکٹ فیلو، سی۔این۔سی۔ایل، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی
- سونیکا کوشِک، صلاح کار، ٹاٹا ٹرسٹ، نئی دہلی
- چمن آراخاں، پروفیسر، سی۔این۔سی۔ایل، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی

جائزہ کمیٹی

- قاضی عبید الرحمن ہاشمی، پروفیسر (ریٹائرڈ)، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- ڈاکٹر سہیل احمد فاروقی، ایسوسی ایٹ پروفیسر (ریٹائرڈ)، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- نجمہ رحمانی، پروفیسر و صدر شعبۂ اُردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی
- نشاط فاروق، پروفیسر (ریٹائرڈ)، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- ڈاکٹر نسرین بیگم، پروفیسر، بیکنٹھی دیوی گرلز کالج، آگرہ، یوپی
- شامہ بلال، پی جی ٹی اردو (ریٹائرڈ)، سینئر سیکنڈری اسکول، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- فخر عالم، ٹی جی ٹی اردو، جواہر نودیہ وِدّیالیہ، گورکھپور، یوپی
- ماہِ طلعت، ٹی جی ٹی اردو، جامعہ مڈل اسکول، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- ڈاکٹر نوشاد عالم، ٹرانسلیٹر، اکیڈمی آف پروفیشنل ڈیولپمنٹ آف اردو میڈیم ٹیچرس، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
- طاہرہ سلطان، فری لانسر، جامع مسجد، دہلی۔6
- ڈاکٹر شبنم ناز، لیکچرر اردو، سرودیہ کنیا وِدیالیہ، مدن پور کھادر، دہلی
- شباہت حسین، ٹی جی ٹی ریاضی، ڈاکٹر ذاکر حسین میموریل سینئر سیکنڈری اسکول، جعفر آباد، دہلی
- چمن آراخاں، پروفیسر، سی۔این۔سی۔ایل، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی

ممبر کوآرڈینیٹر

- چمن آراخاں، پروفیسر، سی۔این۔سی۔ایل، این۔سی۔ای۔آر۔ٹی، نئی دہلی

اظہارِ تشکر

کونسل اُن تمام تخلیق کاروں کی ممنون ہے جن کی تخلیقات کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔تخلیقات کی اشاعت کی اجازت کے لیے سُشیل شُکل، ڈائریکٹر اکتارا، بھوپال (دیوالی کے دیے)، سبھاش ویام اور درگابائی ویام، لوک چِتر کار، بھوپال (دَدریالوک گیت) اور آنجہانی نرنکار دیوسیوک (ٹھیک سمے پر)، شیام سُشیل (آوَبادل)، پربھات (گیانو، گیانی گیان اور شمبُوا کے پتر)، نشاط فاروق (مدد ملی تو کیسے اور میرا کھاتہ میری شان)، سیوم پرکاش (ہاں جی نا جی)، پریم پال شرما، ریٹائرڈ قائم مقام ڈائریکٹر، ریلوے بورڈ (گاندھی جی کی آتما سے) اور آیوشمان گوسوامی، صدر شعبۂ تعلیم، ریجنل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ، اجمیر (کہانیاں) کی کونسل شکر گزار ہے۔

اس کے ساتھ ہی کونسل تصویروں کی پیشکش کے لیے ششی شیٹے، نئی دہلی؛ سنیتا، لوک چِتر کار (مانڈنا اسلوب) جے پور، راجستھان؛ سبھاش ویام، لوک چِتر کار (گونڈ بھِتّی اسلوب)، بھوپال، مدھیہ پردیش؛ درگابائی ویام، لوک چِتر کار (گونڈ بھِتّی اسلوب) بھوپال، مدھیہ پردیش؛ پرشانت سونی، اُدے پور، راجستھان؛ ساگرارن کلّے، نوئیڈا، اُتر پردیش؛ شبھم لکھیرا، چندیری، مدھیہ پردیش؛ حبیب علی، گوالیار، مدھیہ پردیش؛ جتیندر چورسیا، دیواس، مدھیہ پردیش؛ ہری اوم پاٹیدار، دھار، مدھیہ پردیش؛ نلیش گہلوت، دھار، مدھیہ پردیش؛ تاپوشی گھوشال، نئی دہلی؛ روچِن سونی، نئی دہلی؛ میوکھ گھوش، کولکاتا، مغربی بنگال؛ سچی دانند جھا، مدھوبنی، بہار؛ رادھا شیام راوت، بھونیشور، اُڑیسہ اور شریسی دت، مدھوبنی، بہار کی خاص طور پر ممنون ہے۔

کونسل انڈین الیکشن کمیشن، قومی خدمتِ رائے دہندگان پورٹل، ہندوستانی زرعی تحقیقی مرکز، وزارت برائے سماجی انصاف وحقوق، وزیر اعظم جَن دھن اسکیم، قومی انسدادِ آفات مقتدرہ، قومی خواندگی مشن مقتدرہ، اسٹیٹ ریسورس سینٹر، اندرو کے تیئں بھی ممنونیت کا اظہار کرتی ہے جن کی ویب سائٹ سے **پرائمر** کی تیاری کے لیے مفید مواد اور تصویریں حاصل ہوئیں۔

کونسل رہنما کتاب کی تشکیل کے مختلف مراحل میں تعاون کے لیے سی۔این۔سی۔ایل۔ سے وابستہ بانی بورا، سینئر کنسلٹنٹ؛ روہت نینوال، سینئر کنسلٹنٹ؛ جیوتی تیواری، کنسلٹنٹ؛ پرینکا، جونیئر پروجیکٹ فیلو، ڈاکٹر جاوید عالم، جونیئر پروجیکٹ فیلو؛ ڈی ٹی پی آپریٹر، محمد عاطر، واعظ الرحمٰن صدیقی؛ گرافک ڈیزائنر، ترون کمار نوگیا اور ٹائپسٹ جتیندر کی شکر گزار ہے۔کونسل شعبہ ابتدائی تعلیم کی ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی۔ کی سپنا ٹائپسٹ کی بھی شکر گزار ہے جن کے تعاون سے اس کام کی تکمیل میں مدد ملی۔

شعبۂ اشاعت سے ملے تعاون کے لیے کونسل شکر گزار ہے۔

فہرست موضوعات

تمہید iii

رضا کار اساتذہ سے دو باتیں v

کمیٹی برائے درسی کتاب ix

اظہارِ تشکر xi

8. مصیبتیں کیسی کیسی 204-213

- جب زمین کانپ اٹھی
- حجم کی پیمائش (ملی لیٹر، لیٹر)
- روزمرہ زندگی میں ضرب اور تقسیم سے متعلق مسائل کا حل

9. وقت وقت کی بات 216-233

- ہاں جی، نا جی
- ٹھیک وقت پر
- دو عددی گنتیوں کا ضرب
- وقت کو ناپنا (گھنٹہ، منٹ، سیکنڈ)

10. سفر 236-252

- گاندھی جی کی خود نوشت سے۔۔۔
- سفر
- وقت کی پیمائش کا استعمال کرنا (12 اور 24 گھنٹے والی گھڑی سے)
- کیلنڈر، ٹائم ٹیبل اور ریل ٹکٹ پر دی گئی معلومات کی سمجھ پیدا کرنا

میری کتاب

میرا نام – _____

میرا پتہ – _____

_____

میرا موبائل نمبر – _____



بات چیت کے لیے

عام بول چال کی زبان میں آفت کا مطلب بڑی مصیبت ہے ایسی مصیبت جو اچانک ہی آجائے۔ دی گئی تصویروں میں کس طرح کی مصیبتیں دکھائی گئی ہیں؟ کیا آپ نے کبھی ایسی مصیبتوں کا سامنا کیا ہے؟



8 مصیبتیں کیسی کیسی

ہم سیکھیں گے

- حجم کی پیمائش (ملی لیٹر۔لیٹر)
- ضرب اور تقسیم سے متعلق روزمرّہ کے مسائل کا حل

دیکھیے اور پڑھیے



آگ



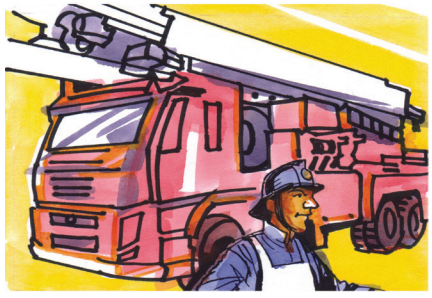
سیلاب



زلزلہ



ریل حادثہ



فائر بریگیڈ



ایمبولینس



بھگدڑ



امدادی کیمپ

استاد کے لیے ہدایت: تصویر کے نیچے لکھے گئے لفظوں پر انگلی رکھ کر پڑھوایئے۔ساتھیوں سے تصویر کے نیچے دیے گئے الفاظ کو پڑھنے کے لیے کہیے۔الگ الگ آفتوں کے بارے میں ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کیجیے اور ان کے تجربہ کو معلوم کیجیے۔

مل کر پڑھیے

جب زمین کانپ اٹھی

میرا نام جسمہ ہے۔ میں گجرات کے بھُج علاقہ میں رہتی ہوں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب میں گیارہ سال کی تھی۔ اچانک زمین تیزی سے ہلنے لگی۔ سب لوگ گھبرا گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں ہمارا پورا گاؤں ملبے کا ڈھیر بن گیا۔ ہمارے کپڑے، برتن، کھانا سب کچھ ملبے میں دب گئے۔





بہت سارے لوگوں کو چوٹیں بھی لگیں۔ ڈاکٹروں کی ٹیم نے گاؤں والوں کی مدد کی۔ ان کی مدد سے لوگ ٹھیک ہونے لگے۔

ٹھنڈ کا مہینہ تھا، اتنی سردی میں گھر کے باہر رہنا مشکل ہو رہا تھا۔ ٹھنڈ اور ڈر کی وجہ سے نیند نہیں آتی تھی۔ یہی ڈر

رہتا کہ کہیں پھر سے زلزلہ آ گیا تو؟ بہت سے لوگوں نے ہماری مدد کی۔ انہوں نے ہمارے رہنے کے لیے خیمے لگوائے۔ بہت سے لوگوں نے کھانے پینے کا سامان بھی دیا۔



شہر سے کچھ انجینئر آئے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ اگر ہمارے گھر خاص ڈیزائن سے بنائے جائیں تو زلزلے سے نقصان کم ہو گا۔



ہم سب نے خوب محنت کی۔ہم نے پھر سے اپنا گھر بنایا۔گھر کو کانچ کے ٹکڑوں سے سجایا۔اب ہمارا گھر رات میں ہیرے کی طرح چمکتا ہے۔



(مآخذ: آس پاس جماعت 5 این۔سی۔ای۔آر۔ٹی)

استاد کے لیے ہدایت: اس سبق کو پڑھاتے وقت ساتھیوں کو بھُج میں آئے زلزلے کے بارے میں بتایا جانا اچھا ہوگا۔زلزلے سے ہونے والے اثرات پر بات چیت کیجیے۔ساتھیوں سے سوال کریں کہ کیا انھوں نے کبھی زلزلے کا سامنا کیا ہے؟ کیا کیا پریشانیاں آئیں؟ اور جان و مال کا کتنا نقصان ہوا؟ وغیرہ

سوچیے اور بتائیے:

سوال 1: آفت کے وقت جب لوگوں کے گھر ہی نہیں رہے، تب انھیں کس طرح کی مدد / راحت کی ضرورت پڑی ہوگی؟

سوال 2: سوچیے، اگر آپ کے یہاں زلزلہ آجائے تو کیا آپ کے گھر کو بھی خطرہ ہوگا؟ اگر ہاں تو آپ کہاں رہیں گے؟

سوال 3: زلزلے کے وقت آپ اپنے پالتو جانوروں کی حفاظت اور دیکھ بھال کے لیے کیا کریں گے؟

سوال 4: کیا آپ نے اپنی زندگی میں کبھی سوکھا (قحط) زلزلہ، سیلاب جیسی قدرتی آفتوں کا سامنا کیا ہے؟ اگر ہاں تو اپنا تجربہ بیان کیجیے؟

سوال 5: کیا آپ کو لگتا ہے کہ ان میں سے کچھ آفتوں کے لیے انسان بذاتِ خود ذمہ دار ہے؟ ایسی کسی ایک آفت کے بارے میں ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کیجیے۔ بات چیت میں آئے اہم نکتوں کو لکھیے۔

زلزلہ آنے پر کیا کیا احتیاط برتنی چاہیے؟

1۔ اگر آپ گھر کے اندر ہوں تو:

- زمین پر جھک جائیں۔ کسی مضبوط میز کے نیچے بیٹھ جائیں۔
- میز نہ ہو تو اپنے چہرے اور سر کو بازوؤں سے ڈھک لیں۔
- شیشے، کھڑکیوں اور دروازوں سے دور رہیں۔

2۔ اگر آپ گھر کے باہر ہوں تو:

- عمارتوں، پیڑوں، اسٹریٹ لائٹس، بجلی یا ٹیلی فون کے تاروں سے دور رہیں۔

3۔ اگر آپ چلتی گاڑی میں ہوں تو:

- جتنی جلدی ہو سکے حفاظت کے ساتھ گاڑی روکیں اور گاڑی میں ہی رُکے رہیں۔

4۔ اگر ملبے کے نیچے پھنسے ہوں تو:

- ماچس کی تیلی نہ جلائیں۔
- اپنے منہ کو کپڑے سے ڈھانپیں۔
- کسی پائپ یا دیوار کو تھپتھپائیں تا کہ بچانے والے آپ کو ڈھونڈ سکیں۔



زلزلے کے وقت کسی مضبوط چیز کے نیچے چُھپ جانے کے لیے کیوں کہا گیا ہے؟

ہنگامی حالات میں رابطے کے ذرائع

کسی مصیبت کے وقت آپ کو مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اپنے علاقے میں موجود پولیس تھانے، فائر اسٹیشن اور نزدیکی ہسپتال کا پتہ اور فون نمبر معلوم کریں۔ ان معلومات کو لکھیں اور یاد بھی رکھیں۔

	پتہ	فون نمبر
فائر اسٹیشن		
قریبی ہسپتال		
ایمبولینس		
پولیس اسٹیشن/تھانہ		

میرے الفاظ

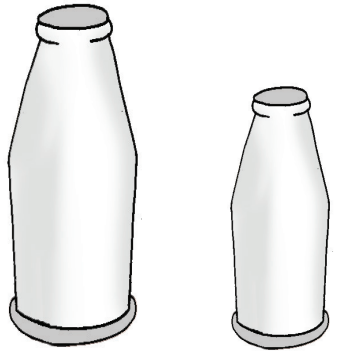
استاد کے لیے ہدایت: ’مصیبتیں کیسی کیسی‘، موضوع پر بات چیت کیجیے۔ ساتھیوں سے پوچھ کر اس موضوع سے متعلق 4–3 الفاظ لکھیے۔ یہ الفاظ ان کی اپنی زبان کے بھی ہو سکتے ہیں، جیسے زلزلے کے لیے، بھوڈول وغیرہ۔ ساتھیوں نے جن پریشانیوں کا سامنا کیا ہے، اس پر ان سے بات چیت کیجیے اور ان کے تجربے کی بنیاد پر ان سے پوسٹر یا تصویر بنوائیے۔

امدادی کام

- اگر ایک خیمے میں کل 6 لوگ رہ سکتے ہیں تو 30 لوگوں کے لیے کل کتنے خیمے لگانے ہوں گے؟
- حادثے میں 50 لوگ زخمی ہوئے۔ایک ایمبولینس میں 5 لوگ آسکتے ہیں تو تمام زخمیوں کے لیے کتنے ایمبولینس کی ضرورت ہوگی۔

حجم کی پیمائش

لوگوں کو کھانا، پانی کی بوتلیں اور دودھ کی تھیلیاں بھی تقسیم کی گئیں۔ پانی کی بوتلیں مختلف شکلوں میں تھیں کچھ چھوٹی کچھ بڑی، کچھ ان سے بڑی۔ ہر بوتل پر اس میں کتنا پانی آتا ہے اس کی مقدار لکھی ہوئی تھی۔



750 ملی لیٹر
تین پاؤ

1 لیٹر

500 ملی لیٹر
آدھا لیٹر

250 ملی لیٹر
پاؤ

(ایک لیٹر = 1000 ملی لیٹر)

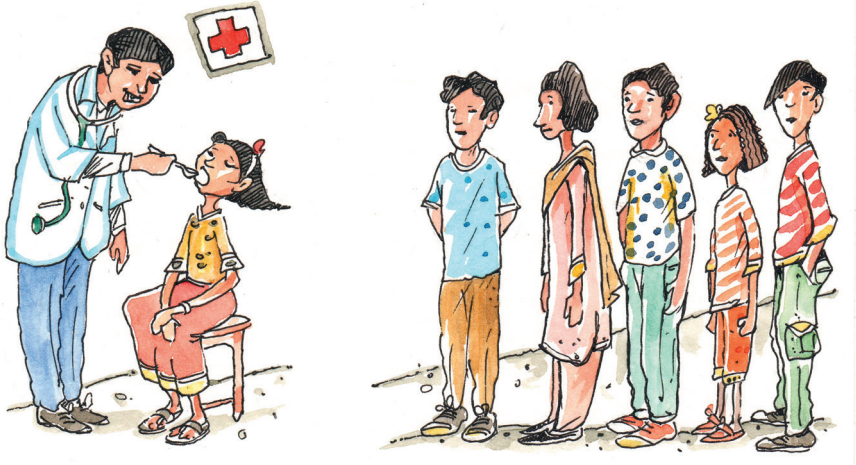
- ایک لیٹر بوتل کو بھرنے کے لیے 500 ملی لیٹر (ml) کی کتنی بوتلوں کی ضرورت ہے؟
- 2 لیٹر کی بوتل کو بھرنے کے لیے 250 ملی لیٹر (ml) کی کتنی بوتلوں کی ضرورت ہوگی؟

استاد کے لیے ہدایت: ساتھیوں کو الگ الگ پیمائش کے برتنوں/بوتلوں کے حجم کے درمیان فرق کرنے کی ترغیب دیں۔ بتائیے کہ آپ نے چھوٹے اور بڑے حجم والے برتن کہاں کہاں دیکھے ہیں؟ ملی لیٹر اور لیٹر حجم/گنجائش ناپنے کی اکائی ہے۔ کسی برتن کی گنجائش بتاتی ہے کہ اس برتن میں کتنا رقیق آسکتا ہے۔ چھوٹے برتنوں کا حجم ملی لیٹر میں ماپا جاتا ہے اور بڑے برتنوں کا حجم لیٹر کے ذریعے ماپا جاتا ہے۔ ایک لیٹر میں ایک ہزار (1000) ملی لیٹر ہوتے ہیں۔

- کیمپ میں بیمار شخص کو ڈاکٹر نے 180ml دوا کی ایک شیشی دی اور ہر دن 20ml دوا پینے کی صلاح دی۔ مریض کو کتنے دن کی دوائی دی گئی؟



- سیلاب کے دوران ایک گاؤں میں بیماری کو پھیلنے سے روکنے کے لیے ٹیکا لگانے کے لیے ٹیم بھیجی گئی۔ ٹیم 100ml کی دواؤں کی دس شیشیاں لے کر گئی۔ ٹیکا لگانے کے لیے ایک شخص کو 5ml دوائی دی جاتی ہے تو ایک لیٹر دوائی سے کتنے لوگوں کو ٹیکے لگائے جاسکتے ہیں؟



بات چیت کے لیے

1۔ آپ وقت کے بارے میں کچھ بتائیے۔ خوشی کا وقت یا غم کا وقت 2۔ کورونا کے وقت کیا آپ نے کسی کی مدد کی؟ 3۔ کورونا کے وقت آئی پریشانیوں سے آپ نے کیا سیکھا؟ 4۔ ماسک لگانا کیوں ضروری ہے؟ بحث کیجیے۔ 5۔ ہینڈ سینی ٹائزر کے استعمال کی کیا اہمیت ہے؟ اس پر بحث کیجیے۔





9 وقت وقت کی بات

ہم سیکھیں گے

- دو ہندسی گنتی کی ضرب
- وقت کی پیمائش (گھنٹہ، منٹ، سیکنڈ)
- وقت کی اہمیت
- وقت کی پیمائش کا استعمال کرنا (12 اور 24 گھنٹے والی گھڑی)

نیچے دیے گئے لفظوں کو پڑھیے۔

وقت	دِن	دور	زمانہ
مدّت	گھڑی	ہفتہ	سال
مہینہ	دن	رات	کلینڈر
صبح	شام	دوپہر	وقت

استاد کے لیے ہدایت: وقت سے متعلق لفظوں کے بارے میں بات چیت کیجیے۔ وقت سے متعلق کچھ کہاوتوں اور محاورے تلاش کرنے کی کوشش کیجیے۔

مل کر پڑھیے اور بات چیت کیجیے

ہاں جی، ناجی

بات تب کی ہے جب ہاں جی اور ناجی دونوں بے روزگار تھے۔ دونوں صبح سے شام تک نوکری کی تلاش میں بھٹکتے رہتے تھے۔ نوبت ایسی آ گئی کہ بس دو وقت کی روٹی مل جائے تو وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھے۔ انھیں دنوں شہر میں ایک سرکس آیا۔ سرکس والوں نے مقامی اخبار میں اشتہار دیا کہ انھیں کچھ دنوں کے لیے چند آدمیوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات صبح دس بجے ہوٹل مانسروور میں رابطہ کریں۔ ساڑھے



دس بجتے بجتے ناجی پہنچ گئے۔سرکس والوں نے کہا ”دیکھو بھائی، بات یہ ہے کہ ہمارا بندر بیمار پڑ گیا ہے اُس کی جگہ تمھیں بندر کی کھال پہن کر تھوڑی دیر کے لیے بندر بننا پڑے گا۔ایک دن کے ساٹھ روپے ملیں گے“۔
ناجی نے پوچھا ”بندر بن کر مجھے اُچھل کُود کرنی ہوگی؟“
سرکس والوں نے کہا ”ہاں، لیکن شیر کے پنجرے میں جاکر گھبراؤ نہیں۔شیر تمھیں کچھ نہیں کرے گا“ ناجی کو ڈر تو بہت لگا لیکن کام کی سخت ضرورت تھی، اس لیے راضی ہو گئے۔
اگلے دن بندر کی کھال پہن کر ناجی اُچھل کود کرتے ہوئے پہنچے۔ناظرین انھیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور تالیاں بجانے لگے۔لیکن جب شیر کے پنجرے میں جانے کی باری آئی تو ناجی کے ہاتھ پیر پھول گئے۔اُن سے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھایا گیا۔بڑی مشکل سے تین آدمیوں نے مل کر انھیں شیر کے پنجرے میں دھکیلا۔
شیر کو سامنے دیکھ کر ناجی کی گھگّھی بندھ گئی۔وہ کونے سے چپک گئے اور تھر تھر کانپنے لگے۔دھیرے دھیرے چلتے ہوئے شیر ان کے سامنے آیا۔اُس نے اپنا منہ ناجی کے منہ سے لگایا اور بولا، ”گھبرا مت! میں ہاں جی ہوں، تو ساڑھے دس پر پہنچا، میں تو پونے دس بجے ہی پہنچ گیا تھا۔اُس وقت شیر کی پوسٹ خالی تھی۔
“

سویم پرکاش (مآخذ: سائیکل، بچوں کا دُپھیا)

مل کر پڑھیے اور بات چیت کیجیے۔

سوال 1: اب سرکس کا پہلے جیسا چلن نہیں رہا، اس کی کیا وجوہات ہوسکتی ہیں؟

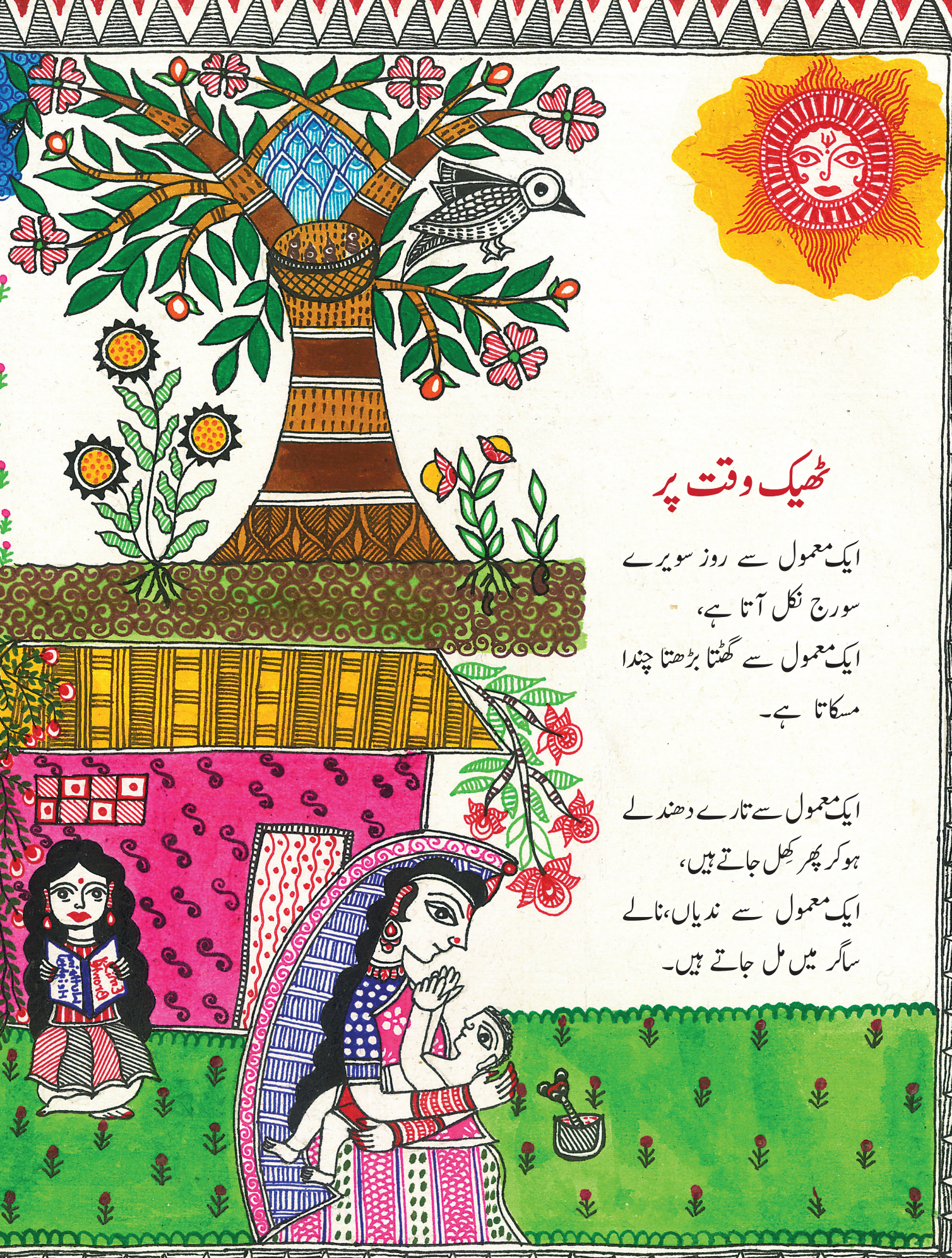
سوال 2: ایسے اور کون کون سے کھیل تماشے ہیں جن کا کچھ وقت پہلے تک کافی چلن تھا، پر اب نہیں ہے۔ایسا کیوں ہے؟

سوال 3 بے روزگاری کی وجہ سے ہاں جی اور نا جی کو سرکس میں کام کرنا پڑا۔ آج کے زمانے میں روزگار کے مواقع بڑھے ہیں یا گھٹے ہیں، کیسے؟

سوال 4 آج کے زمانے میں بھی کچھ لوگ عورتوں کا گھر سے باہر جاکر نوکری کرنا پسند نہیں کرتے۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اور کیوں؟

سوال 5 اکثر لوگوں کو ایسے کاموں میں زندگی گزارنی پڑتی ہے جو وہ نہیں کرنا چاہتے۔ ایسا کیوں ہے اور کیا اس کا کوئی حل ہو سکتا ہے؟

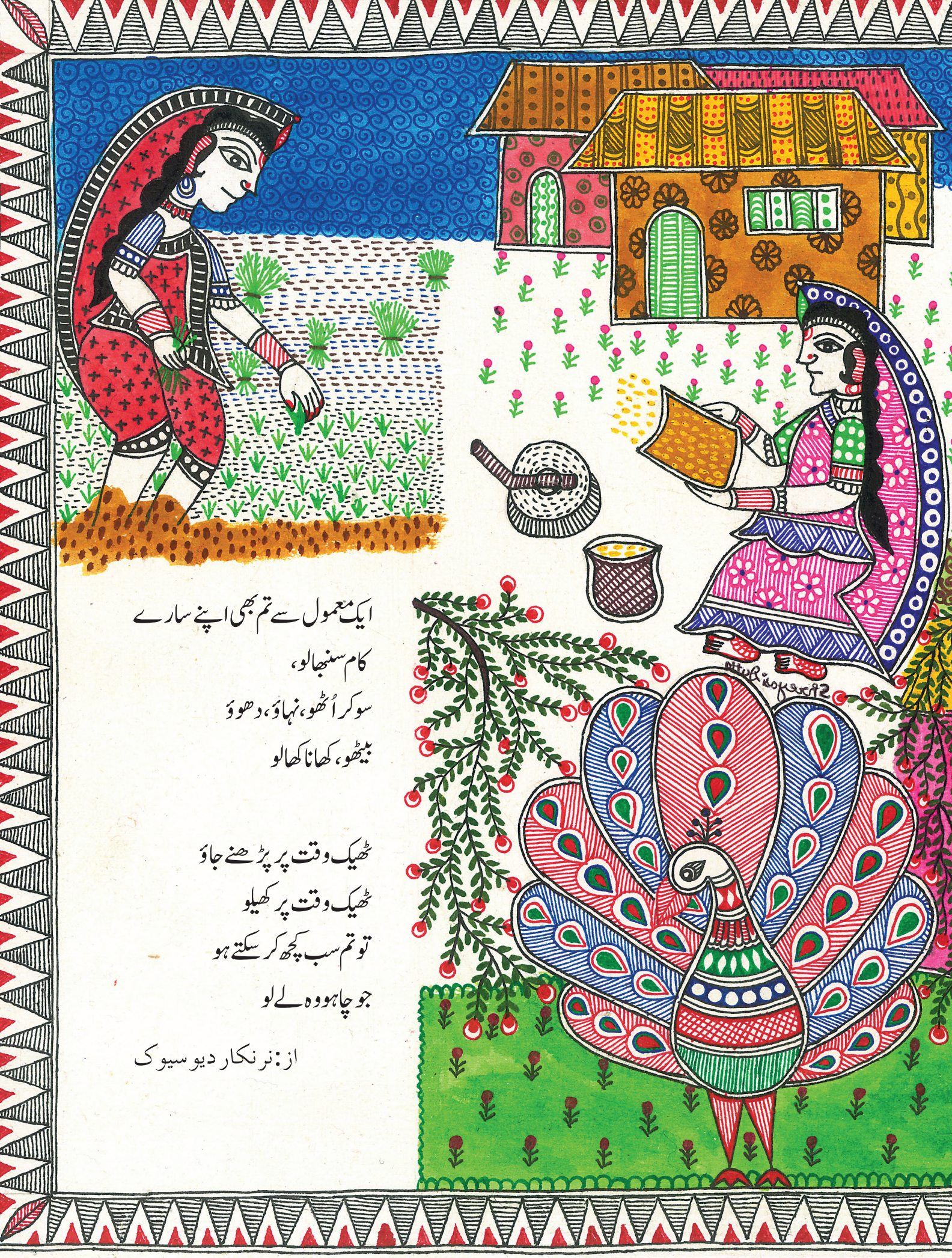
میرا پسندیدہ کام



ٹھیک وقت پر

ایک معمول سے روز سویرے
سورج نکل آتا ہے،
ایک معمول سے گھٹتا بڑھتا چندا
مسکاتا ہے۔

ایک معمول سے تارے دھندلے
ہو کر پھر کِھل جاتے ہیں،
ایک معمول سے ندیاں، نالے
ساگر میں مل جاتے ہیں۔



ایک معمول سے تم بھی اپنے سارے
کام سنبھالو،
سو کر اُٹھو، نہاؤ، دھوؤ
بیٹھو، کھانا کھالو

ٹھیک وقت پر پڑھنے جاؤ
ٹھیک وقت پر کھیلو
تو تم سب کچھ کر سکتے ہو
جو چاہو وہ لے لو

از: نرنکار دیوسیوک

سوال 1: ذیل میں لفظ ”وقت“ کا استعمال کر کے ایک جملہ بنایا گیا ہے۔ آپ بھی نیچے دیے گئے لفظوں کو استعمال کرتے ہوئے جملے بنا کر لکھیے

وقت	جو وقت کی قدر نہیں کرتا، وقت اس کی قدر نہیں کرتا
زمانہ	
عہد	
دور	
دن	

سوال 2: اس گیت میں وقت پر کام کرنے پر زور دیا گیا ہے:

ایک معمول سے تم بھی
اپنے سارے کام سنبھالو
سو کر اُٹھو، نہاؤ، دھوؤ،
بیٹھو، کھانا کھالو

آپ کون سا کام وقت پر کر پاتے ہیں اور کون سا نہیں؟ وجہ بھی بتائیے۔

سوال 3 کوئی ایسا کام جو آپ دیے گئے وقت پر کریں گے یا کرنا چاہیں گے۔

آج	
کل	
اس ہفتے	
اس مہینے	
اس سال	

میرے الفاظ

ہماری باتوں میں 'وقت' کب، کہاں اور کیسے آتا ہے پڑھیے

'وقت' کا پھیر

اب پچھتائے کیا ہوت، جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

وقت خراب چل رہا ہے

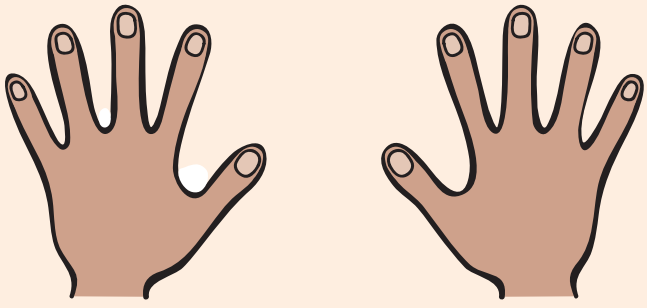
وقت وقت کی بات ہے

گیا وقت پھر واپس نہیں آتا

کل کرے سو آج کر

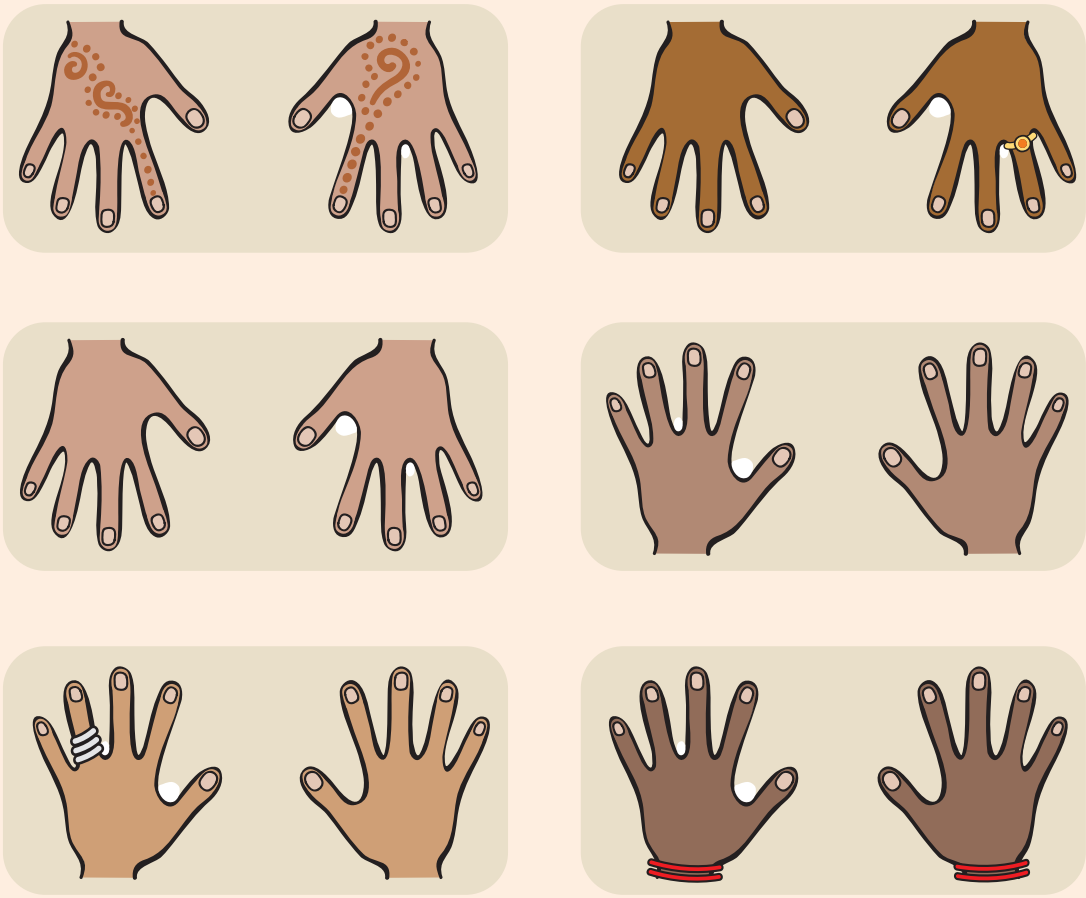
اس طرح کے کچھ اور جملے بنائیے جن میں وقت کا استعمال ہو

آؤ گنیں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں



2×5=10 دو ہاتھوں میں کُل انگلیاں

12 ہاتھوں میں کتنی انگلیاں؟

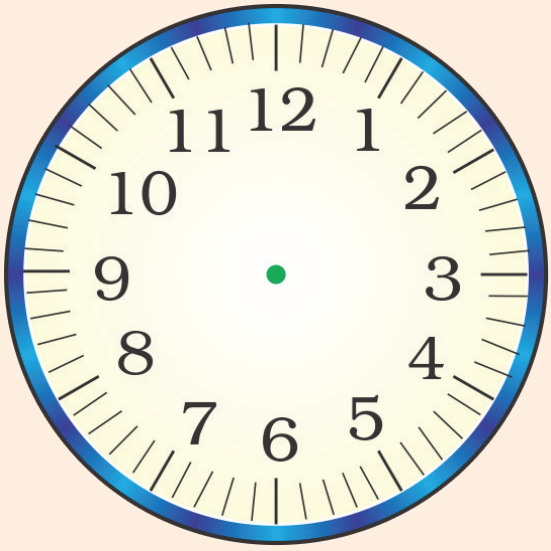


12 بار 5 یعنی

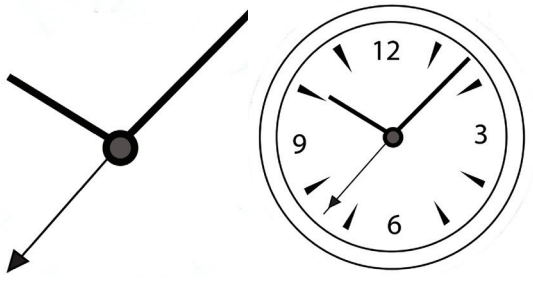
12×5 یا $\begin{array}{r} 12 \\ \times 5 \\ \hline \end{array}$

آیئے، گھڑی سے وقت دیکھنا سیکھیں۔

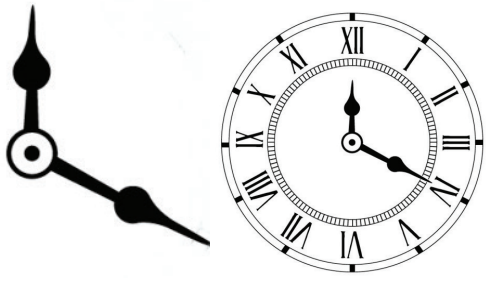
عام طور پر گھڑی کے ڈائل پر 12 نمبر ہوتے ہیں، ہر دو نمبروں کے بیچ 4 چھوٹی چھوٹی لائنیں ہوتی ہیں۔



- پورے ڈائل پر کُل کتنی لائنیں ہیں؟ گن کر لکھیے، _____ لائنیں
- گھڑی کے ڈائل پر دو یا تین طرح کی سوئیاں گھومتی ہیں۔



تین سوئیوں والی گھڑی



دو سوئیوں والی گھڑی

- سب سے موٹی اور چھوٹی سوئی گھنٹے کی سوئی ہے۔ یہ گھنٹے بتاتی ہے۔ گھنٹے کی سوئی ایک نمبر سے دوسرے نمبر پر ایک گھنٹے میں پہنچتی ہے۔ یہ 12 گھنٹے میں پورے ڈائل کا ایک چکّر لگاتی ہے۔ 24 گھنٹے یا ایک دن میں یہ پورے ڈائل کے کتنے چکر لگاتی ہے؟ _____
- اس سے پتلی اور لمبی سوئی منٹ کی ہوتی ہے۔ یہ منٹ بتاتی ہے۔ منٹ کی سوئی ایک نمبر سے دوسرے نمبر پر پانچ منٹ میں پہنچتی ہے۔ یہ 60 منٹ میں پورے ڈائل کا ایک چکر لگاتی ہے۔
- سب سے پتلی اور لمبی سوئی سیکنڈ کی ہوتی ہے۔ یہ سب سے تیز چلتی ہے۔ یہ سیکنڈ بتاتی ہے۔



گھڑی میں پانچ بجے ہیں



گھڑی میں دو بجے ہیں

60 منٹ پورے ہونے پر ایک گھنٹے کا وقت ہوتا ہے۔

3 گھنٹوں میں کتنے منٹ ہوں گے؟

60×3 یا

$$\begin{array}{r} 60 \\ \times\ 3 \\ \hline \end{array}$$

گھڑی میں کتنے بجے۔۔۔



جب منٹ کی سوئی 12 پر ہو تو گھنٹہ کی سوئی جس ہندسہ پر ہوگی، اتنے ہی بجے ہوں گے۔جیسے اگر گھنٹے کی سوئی 3 پر اور منٹ کی سوئی 12 پر ہوگی تو 3 بجیں گے



____ بجے



بارہ بجے



____ بجے



____ بجے



بجے ____



بجے ____



بجے ____



بجے ____

استاد کے لیے ہدایت: ساتھیوں کو ترغیب دیں کہ وہ گھڑی میں دیکھ کر وقت بتانا سیکھیں۔ وقت دیکھنے اور گھنٹے، منٹ، سیکنڈ کے آپسی تعلق کو سمجھیں۔

ڈیجیٹل گھڑیاں

- ڈیجیٹل گھڑیوں میں وقت ہندسوں میں دکھایا جاتا ہے۔ ریلوے اسٹیشن، موبائل فون، وغیرہ میں ڈیجیٹل گھڑیاں ہوتی ہیں
- بتایئے ان گھڑیوں میں کتنا وقت ہوا ہے۔





06:40

بجے ___

07:45

بجے ___

06:20

بجے ___

12:45

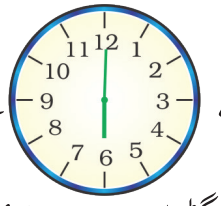
بجے ___

آیئے، اب کر کے دیکھتے ہیں (پہلے اندازہ لگائیں اور پھر گھڑی کے استعمال سے معلوم کریں)

- کھانا کھانے میں آپ کو کتنا وقت لگتا ہے۔ _____ منٹ
- نہانے میں آپ کو کتنا وقت لگتا ہے۔ _____ منٹ
- رات میں، میں _____ بجے سوتی ہوں/سوتا ہوں اور صبح _____ بجے جاگ جاتی/جاتا ہوں میں _____ گھنٹے سوتی/سوتا ہوں
- گاؤں کا اسکول _____ بجے شروع ہوتا ہے اور _____ بجے بند ہوتا ہے۔اسکول _____ گھنٹے چلتا ہے۔

اساتذہ کے لیے ہدایت: ساتھیوں کو سوئیوں والی اور ڈیجیٹل گھڑی میں وقت دیکھنے اور بتانے کے لیے ان کی حوصلہ افزائی کیجیے

کسان کی صبح

صبح 6 بجے  سے کسان گھاس کاٹنا شروع کر کے اس کے چھوٹے چھوٹے گٹھے بناتا۔ جب 5 چھوٹے گٹھے بن جاتے تو اُن پانچوں کو باندھ کر بڑا گٹھا بنا لیتا تھا۔ 7 بجے  تک گھاس کاٹ کر 15 منٹ بعد گھر پہنچ جاتا تھا۔ صبح 6 بجے سے لیکر 7 بجے تک اس نے گھاس کے 4 بڑے گٹھے بنا لیے تھے۔

- اس نے گھاس کاٹ کر کتنے چھوٹے گٹھے بنا لیے ہیں؟

  ____ اسے ____ × ____ بھی لکھ سکتے ہیں۔

- وہ گھر کتنے بجے واپس پہنچا تھا؟ ____ بجے صبح  اس وقت کو گھڑی میں دکھاتے ہیں۔
- کسان نے کتنے بجے گھاس کاٹنا شروع کیا تھا؟ ____ بجے صبح۔
- کسان نے کتنے بجے تک گھاس کی کٹائی کی؟ ____ بجے صبح۔
- گھاس کاٹنے میں کسان کو کتنا وقت لگا؟ ____ گھنٹہ = ____ منٹ
- گھاس کاٹنے اور گھر واپس پہنچنے میں کسان کو کُل وقت لگا

  1 گھنٹہ + 15 منٹ = ____ منٹ

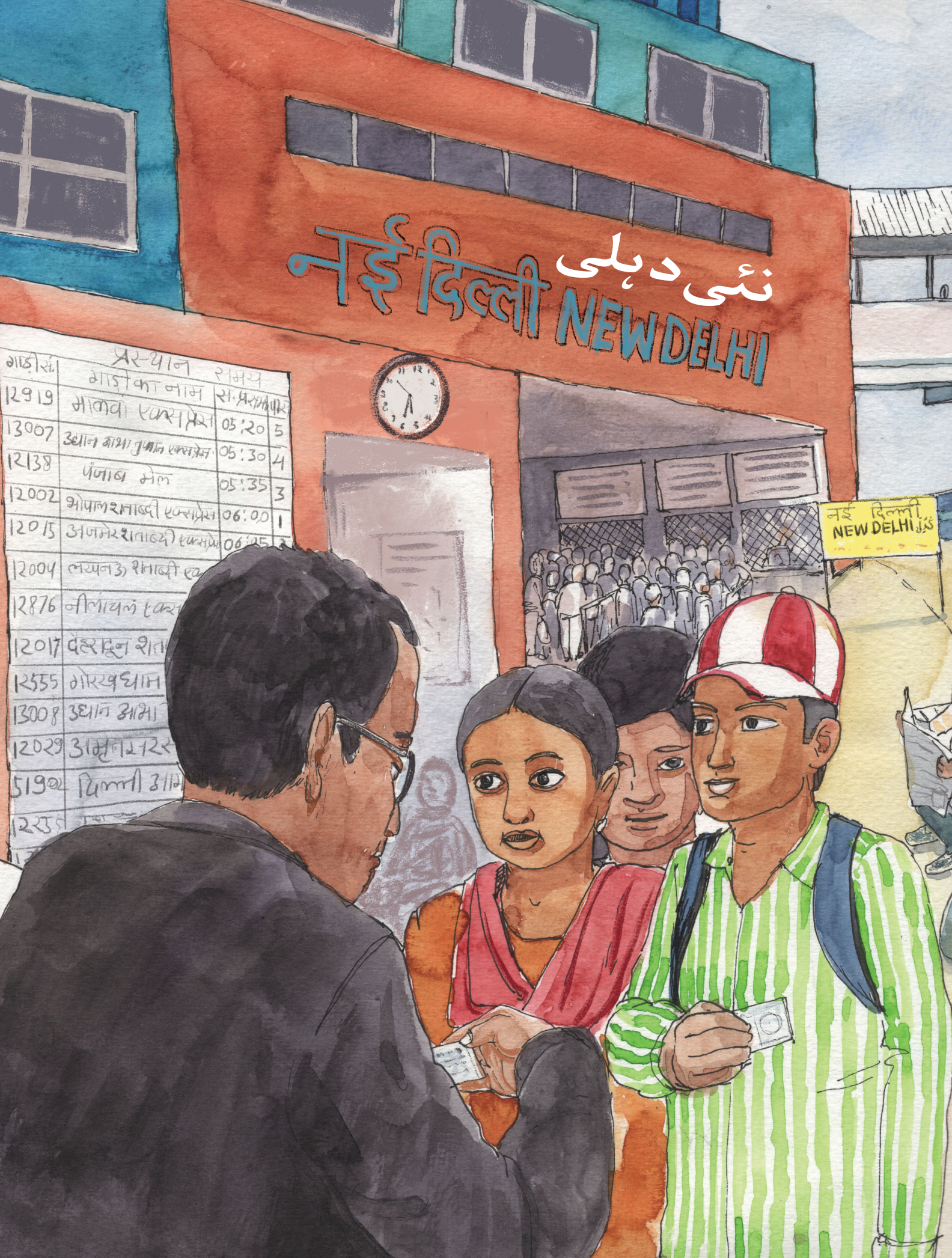
استاد کے لیے ہدایت: روزمرہ کی زندگی کے کاموں میں لگنے والے وقت کی کچھ مثالیں لے کر گفتگو کیجیے۔

میرے الفاظ



بات چیت کے لیے

1۔ یہ تصویر کس اسٹیشن کی ہے؟ 2۔ پلیٹ فارم پر کون سی ریل گاڑی کھڑی ہوئی ہے؟
3۔ آپ کے گھر سے سب سے نزدیک ریلوے اسٹیشن کون سا ہے؟ 4۔ آپ کے گاؤں/قصبے/شہر سے گوالیر کیسے پہنچا جا سکتا ہے؟


नई दिल्ली NEW DELHI
نئی دہلی
नई दिल्ली
NEW DELHI

10 سفر

ہم سیکھیں گے

- وقت کی پیمائش کا استعمال کرنا(12اور 24 گھنٹے والی گھڑی)
- کلینڈر،ٹائم ٹیبل اور ریل ٹکٹ پر دی گئی معلومات کی سمجھ پیدا کرنا۔

نیچے دیے گیے الفاظ کو پڑھیے:

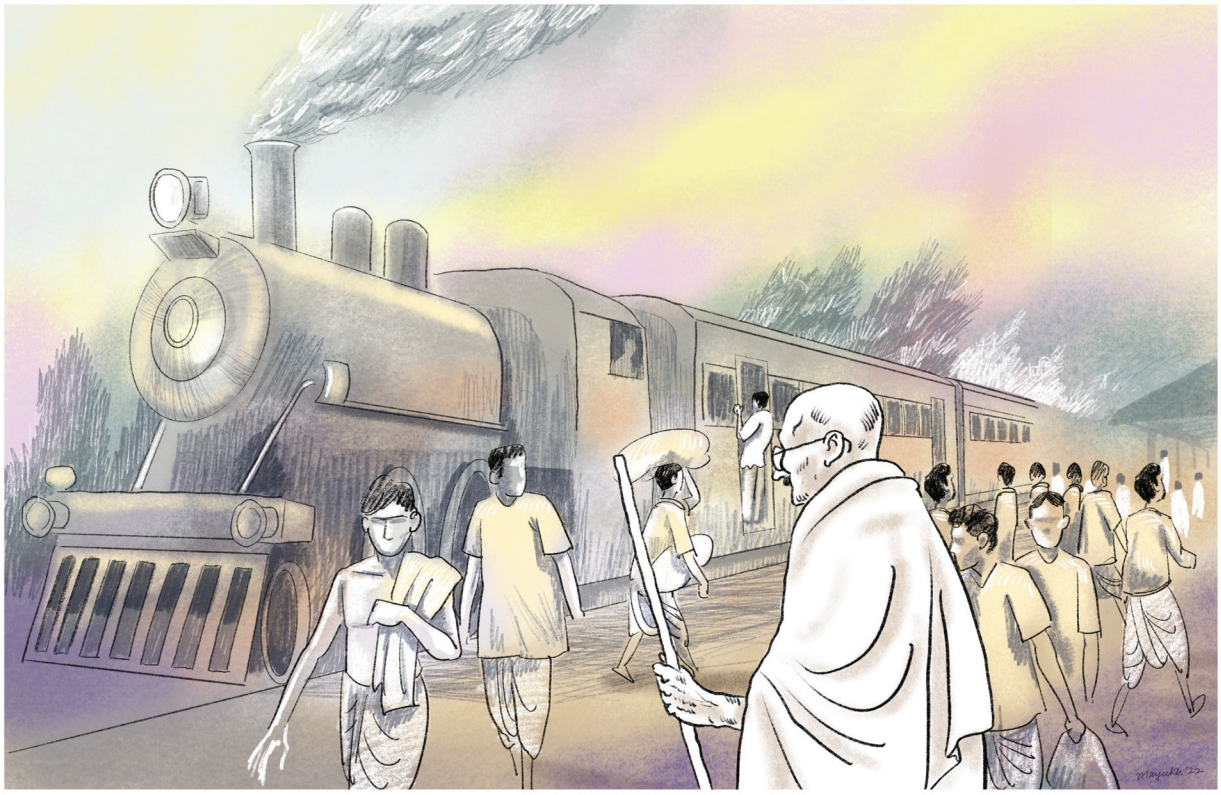
سیٹ	ڈرائیور	سیٹی	پگڈنڈی	نظارے
ریل	راستہ	بیت الخلا	سفر	لوٹنا
سڑک	بیل گاڑی	کرایہ	سامان	سائیکل
ٹکٹ	راہ گیر	مسافر	بس اڈہ	ریلوے اسٹیشن
بُکنگ	رکشا	سلیپر	انجن	گارڈ
ٹی۔ٹی	پلیٹ فارم	کنڈکٹر	رزرویشن	تت کال

استاد کے لیے ہدایت: اوپر سفر سے متعلق کچھ الفاظ دیے گئے ہیں۔ان الفاظ پر بات چیت کریں۔ساتھیوں کو اپنے کسی سفر سے متعلق دل چسپ تجربے آپس میں بانٹنے کے لیے کہیں۔ساتھیوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ سفر سے متعلق ڈراما تیار کریں اور دیگر ساتھیوں کو دکھائیں۔

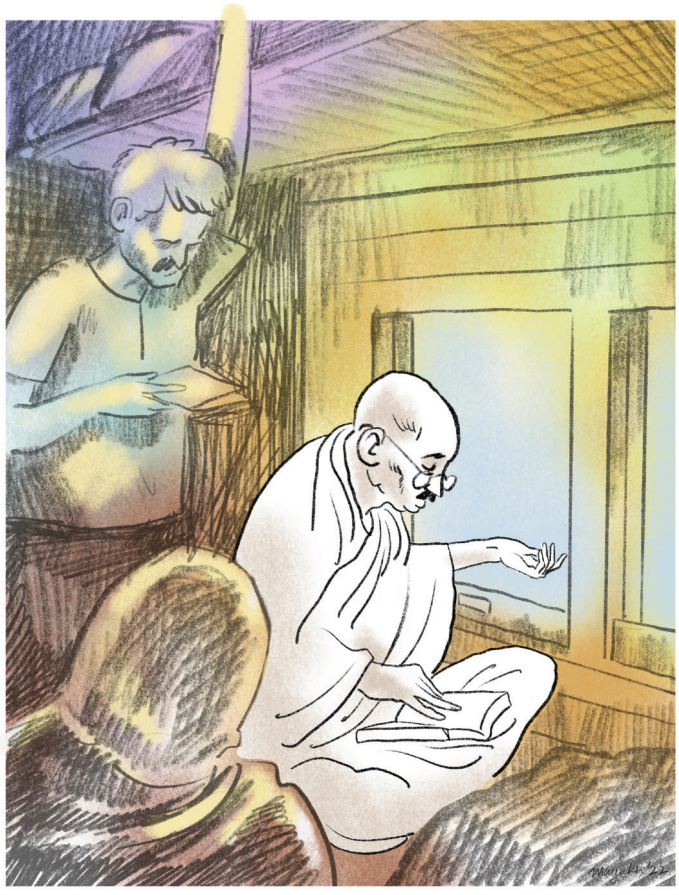
گاندھی جی کی خود نوشت سے...

''گِرمٹ کی روایت'' کے باب میں گاندھی جی لکھتے ہیں:

ریل کی بھیڑ کی تکلیف کا مجھے بہت تلخ تجربہ ہوا۔ مجھے لاہور کے راستے ہوتے ہوئے کراچی سے کلکتہ جانا تھا۔ لاہور میں ریل گاڑی بدلنی تھی۔ وہاں کی ریل گاڑی میں میرا برا حال تھا۔ مسافر زبردستی اپنا راستہ بنا لیتے تھے۔ دروازہ بند ہوتا تو کھڑکی میں سے اندر گھس جاتے تھے۔ مجھے مقررہ تاریخ پر کلکتہ پہنچنا تھا۔ یہ ریل گاڑی کھو دیتا تو میں کلکتہ پہنچ نہ پاتا۔ میں جگہ ملنے کی امید چھوڑ بیٹھا تھا۔ کوئی مجھے اپنے ڈبّے میں آنے نہ دیتا تھا۔ آخر ایک مزدور نے کہا، ''مجھے بارہ آنے دو تو جگہ دلا دوں گا۔''



گرمٹ انگریزی لفظ Agreement کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ یہاں اس کا مطلب ہے اقرار نامہ۔



میں نے کہا: ''مجھے جگہ دلا دو تو ضرور بارہ آنے دوں گا۔'' مزدور مسافروں سے گڑگڑا کر کہہ رہا تھا، لیکن کوئی مجھے سیٹ دینے کو تیار نہ ہوا۔ ریل گاڑی چھوٹنے ہی والی تھی کہ ایک ڈبّے کے کچھ مسافروں نے کہا، ''ڈبّے میں جگہ نہیں ہے پھر بھی اس کے اندر گھسا سکتے ہو تو کوشش کر لو لیکن کھڑا رہنا ہوگا۔'' مزدور میری طرف دیکھ کر بولا: ''کیوں جی؟'' میں نے ''ہاں'' کہا اور اُس نے مجھے اٹھا کر کھڑکی سے اندر ڈال دیا۔ میں اندر گھسا اور اس مزدور نے بارہ آنے کما لیے۔

میری یہ رات مشکل سے گزری۔ دوسرے مسافر جوں توں کر کے بیٹھ گئے۔ میں اوپر والی سیٹ کی زنجیر پکڑ کر دو گھنٹے کھڑا ہی رہا۔ اس دوران بعض مسافر مجھے دھمکاتے بھی رہے۔ ''اجی، بیٹھتے کیوں نہیں ہو؟'' میں نے بہت سمجھایا کہ کہیں جگہ نہیں ہے مگر انھیں تو میرا کھڑا رہنا بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا، وہ بار بار مجھے پریشان کرتے تھے۔ وہ جتنا مجھے پریشان کرتے تھے اتنے ہی سکون سے میں اُنھیں جواب دیتا تھا۔ اس سے وہ کچھ خاموش ہوئے۔ میرا نام وغیرہ پوچھا۔ جب مجھے نام بتانا پڑا تب وہ شرمائے۔ مجھ سے معافی مانگی اور میرے لیے اپنی بغل میں جگہ بنا دی۔ ''صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔'' یہ کہاوت مجھے یاد آئی۔ میں بہت تھک گیا تھا میرا سر گھوم رہا تھا۔ جب مجھے سچ مچ ضرورت تھی تب خدا نے بیٹھنے کی جگہ دلا دی۔

پڑھیے اور بات چیت کیجیے

سوال 1: گاندھی جی ریل سے سفر کے لیے اسٹیشن پہنچے۔انھوں نے اسٹیشن تک کا سفر کیسے طے کیا ہو گا؟

سوال 2: گاندھی جی کے زمانے میں موٹر، ریل، یکّہ، تانگہ، سائیکل اور بیل گاڑی جیسے ذرائع کا چلن زیادہ تھا۔آج کے زمانے میں سفر کے اور کون کون سے ذرائع آ گئے ہیں؟

سوال 3: کسی بھی سفر میں مرد زیادہ دکھائی دیتے ہیں۔عورتیں کم دکھائی دیتی ہیں، ایسا کیوں ہے؟

سوال 4: جیسے گاندھی جی کو اپنا سفر یاد رہا کیا آپ کو بھی اپنا کوئی سفر یاد ہے؟اس کے بارے میں بتائیے۔

سوال 5: متعدد گاؤں میں آج بھی آنے جانے کے لیے مناسب سہولیات نہیں ہیں۔ایسے میں لوگوں کو کس کس طرح کی پریشانیاں جھیلنی پڑتی ہیں؟اپنے علاقے کے تجربے کے بنیاد پر بتائیے۔

گاندھی جی نے لاہور سے کلکتہ کا یہ سفر 1917 میں کیا تھا۔انھیں انڈین نیشنل کانگریس کی دعوت پر کلکتہ پہنچنا ضروری تھا۔تب تک انھیں مہاتما کا خطاب تو نہیں ملا تھا لیکن جہاں پہچان لیا جاتا وہاں نام کا اعلان ضرور ہوتا تھا۔

سفر

میں اپنی بہن کے گھر آیا تھا، دو تین دن یہاں رہوں گا۔ پھر اپنے گھر لوٹ جاؤں گا۔ بہن بھی کبھی کبھی آتی ہے، مگر اُس کا آنا گھر لوٹنا نہیں ہوتا۔ ہم دونوں نے ایک ہی گھر سے سفر شروع کیا تھا۔ بہن مجھ سے تین سال بڑی تھی۔ وہ مجھے بہت پیار کرتی تھی۔ وہ کچھ بھی کھاتی تو میرا حصّہ اُس میں ہوتا تھا۔ میں بھی کبھی کبھی اپنی چیزیں اس کے ساتھ بانٹا کرتا تھا۔ اُسے میرے کپڑے چھوٹے ہوتے تھے۔ مگر مجھے اس کے کپڑے ٹھیک آجاتے تھے۔ بلکہ تھوڑے ڈھیلے ہوتے تھے۔ ایک بار میں نے اس کی فراک پہن لی تھی۔ وہ اتنا ہنسی اتنا ہنسی کہ اپنا پیٹ پکڑے ہنستی ہی رہی۔ میں نہیں سمجھا مگر وہ ہنس رہی تھی تو میں بھی ہنس رہا تھا۔



آج صبح اس کے گھر آیا ہوں۔ صبح سے بات بات پر وہ ہنس رہی ہے۔ اس کے بچّوں، اس کے شوہر، کسی کا کام اس کے بغیر نہیں چل پا رہا ہے۔ میں اس سے اکیلے میں ملنا چاہتا ہوں۔ مگر بچے ہمیشہ اسے گھیرے رہتے ہیں۔ اس نے آنگن میں ایک امرود کا درخت لگایا تھا۔ اس بار وہ پہلی بار پھلا ہے۔ یہ پہلا پھل میں نے اس کے لیے توڑا تھا۔ وہی اُسے دینا چاہتا ہوں۔ بچّوں کے سامنے دوں گا تو پتہ نہیں... شاید وہ ہنس دیں گے۔ یا کیا پتہ وہ خود نہ کھائے اور بچّوں کو دے دے۔ یا کیا پتہ بچّے ہی اُس سے جھپٹ لیں۔

آج لوٹ رہا ہوں، رات کی بس ہے۔ بس میں سب سو رہے ہیں۔ ڈرائیور جاگ رہا ہے، لیکن وہ تو ڈرائیور ہے۔ اور میں جاگ رہا ہوں۔ راستے میں دُکانیں ہیں، سردی کی رات ہے، ایک دکان پر آگ جلتی دکھائی دے رہی ہے۔ اور تو کوئی نظر نہیں آیا بس دو کُتّے سو رہے ہیں۔ کبھی کبھی تھوڑی بہت روشنی دکھائی دے جاتی ہے کہیں دور کھیت میں ایک بلب ٹمٹماتا نظر آجاتا ہے اور ہر طرف اندھیرا ہے۔ بس کی ہیڈ لائٹ کی روشنی میں تھوڑی سی سڑک دکھائی دے رہی ہے۔

یہ کیسا سفر ہے! سب سو رہے ہیں۔ کسی کو کچھ نہیں معلوم کہ کہاں جا رہے ہیں! ڈرائیور پر بہت بھروسہ ہے۔ بس سے باہر بھی سب سو رہے ہیں۔ صبح میں گھر پہنچ جاؤں گا۔

امّاں آنگن میں بیٹھی ہیں۔ میرا راستہ دیکھتی! بہن نے امّاں کے لیے سروتا بھیجا ہے۔ وہ میں نے بیگ کی سب سے اوپر کی جیب میں ہی رکھ لی تھی۔ فوراً ہی امّاں کو تھما دی۔ امّاں بہت خوش ہیں۔ بہت خوش! میں نے بیگ سے وہ امرود نکالا اور ڈالی میں وہ جگہ ڈھونڈنے لگا جہاں سے اسے توڑا تھا۔

از۔ سُشیل شکل

بتایئے

سوال 1: مصنف اپنی بہن کو امرود کیوں نہیں دے پایا؟

سوال 2: ”سفر“ پڑھتے وقت آپ کو کیسا محسوس ہوا؟ کیا اس کا کوئی حصّہ پڑھتے وقت آپ کو لگا کہ ایسا ہی کوئی تجربہ آپ کو بھی ہوا ہے؟

سوال 3: سفر کرتے وقت مصنف نے بس کے باہر کیا کیا دیکھا؟

سوال 4: کئی بار بہت چھوٹے لڑکے بھی اپنی بہن کی فراک پہن لیتے ہیں۔ آپ اس بارے میں کیا کہیں گے؟

سوال 5: کہانی میں ایسے کون سے حصے ہیں جو یہ بتاتے ہیں کہ بھائی بہن کے بیچ بہت پیار ہے؟

سوال 6: آپ نے سفر کن وجوہات سے کیا ہے؟

پڑھیے اور لکھیے

سوال 1: صحیح محاورے سے جملے مکمل کیجیے

گھوڑے بیچ کر سونا، ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو جانا
دل دھڑکنا، آنکھ لگنا، عید کا چاند ہونا

(الف) مجھے فراک پہنے دیکھ کر وہ _____

(ب) بہت دن بعد نظر آئے ہو، تم تو _____

(ج) اندھیرے میں تو میرا _____

(د) میرا انتظار کرتے کرتے امّاں کی _____

(ر) رات کو تو سب _____

سوال 2۔ صحیح لفظ لکھیے:

1۔ آپ کو _____ جانا ہے؟ (کہا/کہاں)

2۔ بہن کی _____ آئی ہیں (ساس/سانس)

3۔ کل بہت تیز _____ آئی (آدھی/آندھی)

4۔ بہن نے _____ کہ بارش آئے گی (کہا/کہاں)

5۔ سامنے کتّے کو دیکھ میری _____ اٹک گئی (ساس/سانس)

6۔ بچّوں کی تو _____ ٹکٹ لگتی ہے۔ (آدھی/آندھی)

سوال 3۔ آپ کے گاؤں/شہر میں سفر کے کون کون سے ذرائع ہیں؟ آنے جانے کے لیے مندرجہ ذیل میں سے آپ کن ذرائع کا استعمال کرتے ہیں؟ (✓) کا نشان لگائیے۔

1۔ بس		2۔ ریل گاڑی	
3۔ میٹرو		4۔ جیپ	
5۔ اسکوٹر		6۔ ای رکشا	
7۔ ٹیکسی		8۔ ٹرک	

سوال 4۔ اپنے کسی یادگار سفر کی کچھ باتیں یہاں لکھیے۔

سوال 5۔ کسی بھی سفر کے لیے کس طرح کی تیّاری کی ضرورت ہوتی ہے؟ اس پر تبادلۂ خیال کیجیے اور لکھیے۔

24 گھنٹے والی گھڑی

ایک دن میں 24 گھنٹے ہوتے ہیں۔عام طور پر ہم 12 گھنٹے والی گھڑی سے وقت دیکھتے ہیں۔اس کی گھنٹے کی سوئی پورے دن میں پوری گھڑی کے دو چکّر لگاتی ہے۔ایک چکّر میں 12 گھنٹے لگتے ہیں، پھر دوسرا چکّر شروع ہوجاتا ہے۔اس گھڑی میں دوپہر سے پہلے کے وقت کے لیے (صبح AM) اور دوپہر کے بعد کے وقت کے لیے (شام PM) لکھنا ہوتا ہے جب کہ 24 گھنٹے والی گھڑی آدھی رات کے 12 بجے سے پورے 24 گھنٹے کا وقت بتاتی ہے۔جیسے شام پانچ بجے کو 24 گھنٹے والی گھڑی میں دکھایا جائے گا 17:00، اس کا استعمال ریلوے اسٹیشن، ہوائی اڈے وغیرہ پر کیا جاتا ہے۔

ٹائم ٹیبل

اکبر، مہابودھی ایکسپریس میں بیٹھ کر نئی دہلی سے پریاگ راج جنکشن تک سفر کرے گا۔اس ریل گاڑی کے ٹائم ٹیبل میں وقت کو 24 گھنٹے والی گھڑی کے حساب سے دیا گیا ہے۔

12398 مہابودھی ایکسپریس ٹائم ٹیبل

نمبر شمار	اسٹیشن کا نام	پہنچنے کا وقت	اسٹیشن چھوڑنے کا وقت	فاصلہ (کلومیٹر)
1۔	نئی دہلی	———	12:10	———
2۔	علی گڑھ جنکشن	13:51	13:53	131
3۔	کانپور سنٹرل	17:30	17:40	440
4۔	پریاگ راج جنکشن	20:10	20:15	635

اب مہابودھی ایکسپریس کا ٹائم ٹیبل دیکھ کر بتائیں:

1۔ اکبر پریاگ راج جنکشن کب پہنچے گا؟ 12 گھنٹے والی گھڑی میں تب کتنے بجے ہوں گے؟

2۔ نئی دلّی سے پریاگ راج جنکشن پہنچنے میں اسے کتنا وقت لگے گا؟

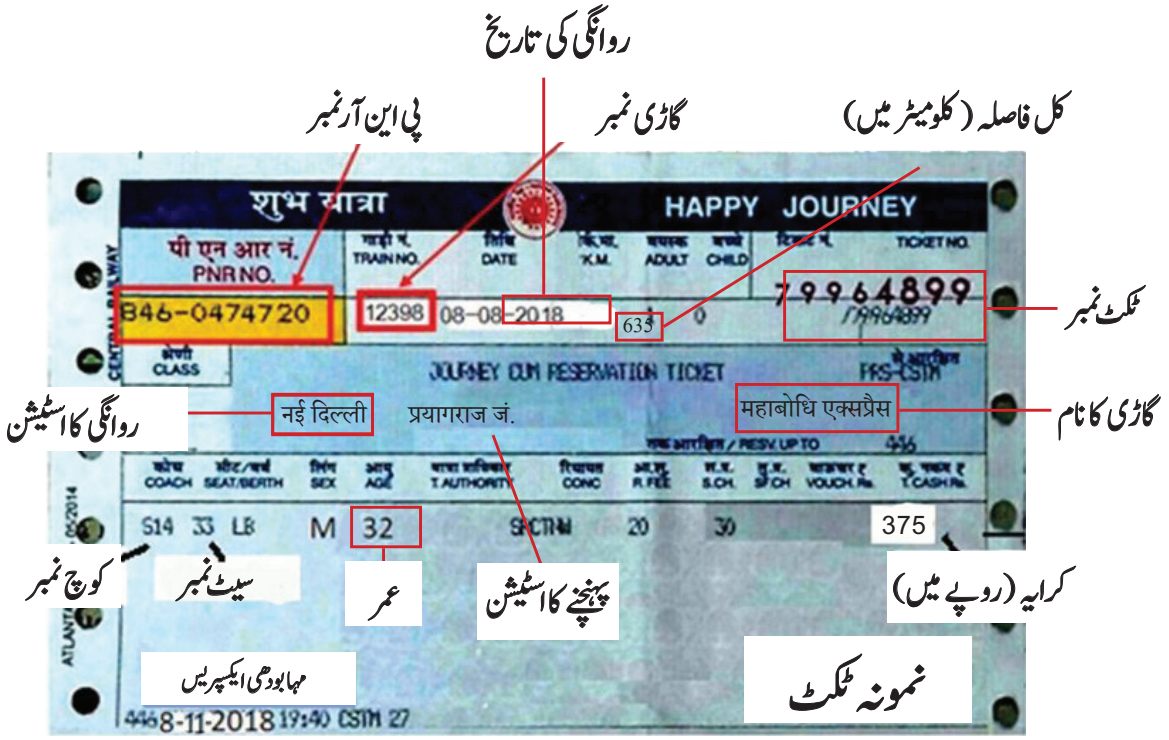
3۔ نئی دلّی سے پریاگ راج جنکشن کتنے کلومیٹر دور ہے؟

4۔ علی گڑھ جنکشن سے پریاگ راج جنکشن کتنا دور ہے؟

استاد کے لیے ہدایت: ساتھیوں کو اس بات کے لیے تیار کریں کہ وہ 24 گھنٹے والی گھڑی اور بارہ 12 گھنٹے والی گھڑی میں وقت بتا سکیں اور 24 گھنٹے والی گھڑی میں دیے گئے وقت کو بارہ گھنٹے والی گھڑی کے وقت میں تبدیل کر سکیں۔ ریلوے ٹائم ٹیبل کے استعمال سے مشق کرنے کے مواقع دیں۔

ریل ٹکٹ

آیئے اکبر کی ریل گاڑی کے ٹکٹ کا نمونہ دیکھیں:



1۔ اکبر کی گاڑی کا نام کیا ہے؟

2۔ گاڑی نمبر کیا ہے؟

3۔ کوچ نمبر کیا ہے؟

4۔ سیٹ نمبر کیا ہے؟

5۔ عمر کتنی ہے؟

6۔ نئی دلی سے پریاگ راج جنکشن کا ٹکٹ کتنے روپے کا ہے؟

7۔ کتنے روپے واپس ملیں گے؟

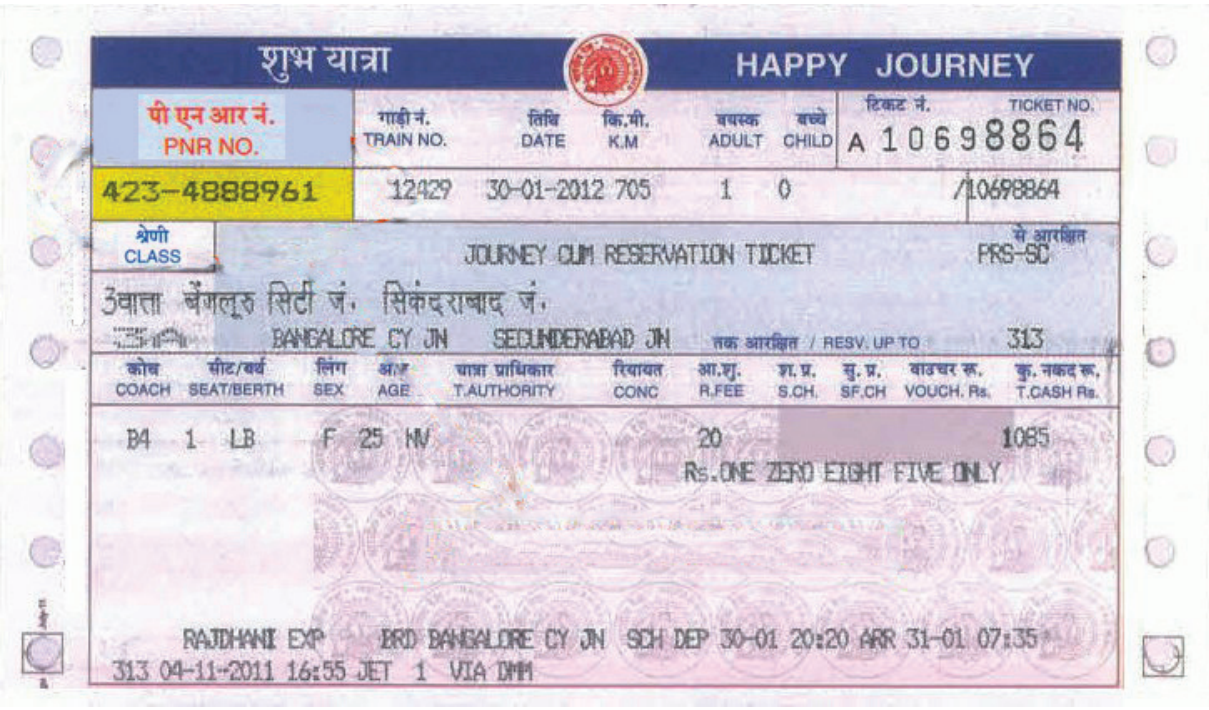


دے کر ٹکٹ خریدنے پر



دے کر ٹکٹ خریدنے پر

ریل گاڑی کی ٹکٹ میں دی گئی تفصیلات کو پڑھ کر بتایئے اور لکھیے۔



शुभ यात्रा HAPPY JOURNEY

पी एन आर नं. PNR NO.	गाड़ी नं. TRAIN NO.	तिथि DATE	कि.मी. K.M	वयस्क ADULT	बच्चे CHILD	टिकट नं. TICKET NO.
423-4888961	12429	30-01-2012	705	1	0	A 10698864 /10698864

श्रेणी CLASS — JOURNEY CUM RESERVATION TICKET — से आरक्षित PRS-SC

3वाता बेंगलुरु सिटी जं. सिकंदराबाद जं.
BANGALORE CY JN SECUNDERABAD JN तक आरक्षित / RESV. UP TO 313

कोच COACH	सीट/बर्थ SEAT/BERTH	लिंग SEX	आयु AGE	यात्रा प्राधिकार T.AUTHORITY	रियायत CONC	आ.शु. R.FEE	श.प्र. S.CH.	सु.प्र. SF.CH	वाउचर रु. VOUCH. Rs.	कु. नकद रु. T.CASH Rs.
B4	1 LB	F	25	MV		20				1085

Rs.ONE ZERO EIGHT FIVE ONLY

RAJDHANI EXP BRD BANGALORE CY JN SCH DEP 30-01 20:20 ARR 31-01 07:35
313 04-11-2011 16:55 JET 1 VIA DMM

- سفر کا فاصلہ کتنا ہے؟
- سفر کی تاریخ کیا ہے؟
- ٹکٹ کے ذریعے کہاں سے کہاں تک کا سفر کیا جاسکتا ہے؟
- سفر کا کرایہ کتنا ہے؟
- چار مسافر ہونے پر کتنا کرایہ ہوگا؟
- ٹکٹ کا پی این آر نمبر کیا ہے؟

کلینڈر

سال میں 12 مہینے ہوتے ہیں۔ کچھ مہینے 30 دن کے ہوتے ہیں، کچھ 31 دن کے۔ فروری کا مہینہ 28 یا 29 دن کا ہوتا ہے۔ سال کا پہلا مہینہ جنوری اور آخری مہینہ دسمبر کا ہوتا ہے۔

جو سال 4 سے تقسیم کرنے پر پوری طرح بٹ جائے اس سال فروری کا مہینہ 29 دن کا ہوتا ہے۔ جیسے 2016 اور 2020 میں فروری 29 دن کا تھا۔ 2024 اور 2028 میں بھی فروری کا مہینہ 29 دن کا ہوگا۔

جنوری

سنیچر	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار
						1
8	7	6	5	4	3	2
15	14	13	12	11	10	9
22	21	20	19	18	17	16
29	28	27	26	25	24	23
					31	30

فروری

سنیچر	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار
5	4	3	2	1		
12	11	10	9	8	7	6
19	18	17	16	15	14	13
26	25	24	23	22	21	20
				29	28	27

مارچ

سنیچر	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار
5	4	3	2	1		
12	11	10	9	8	7	6
19	18	17	16	15	14	13
26	25	24	23	22	21	20
		31	30	29	28	27

اپریل

سنیچر	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار
2	1					
9	8	7	6	5	4	3
16	15	14	13	12	11	10
23	22	21	20	19	18	17
30	29	28	27	26	25	24

مئی

سنیچر	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار
7	6	5	4	3	2	1
14	13	12	11	10	9	8
21	20	19	18	17	16	15
28	27	26	25	24	23	22
				31	30	29

جون

سنیچر	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار
4	3	2	1			
11	10	9	8	7	6	5
18	17	16	15	14	13	12
25	24	23	22	21	20	19
		30	29	28	27	26

جولائی

سنیچر	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار
2	1					
9	8	7	6	5	4	3
16	15	14	13	12	11	10
23	22	21	20	19	18	17
30	29	28	27	26	25	24
						31

اگست

سنیچر	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار
6	5	4	3	2	1	
13	12	11	10	9	8	7
20	19	18	17	16	15	14
27	26	25	24	23	22	21
			31	30	29	28

ستمبر

سنیچر	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار
3	2	1				
10	9	8	7	6	5	4
17	16	15	14	13	12	11
24	23	22	21	20	19	18
	30	29	28	27	26	25

اکتوبر

سنیچر	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار
1						
8	7	6	5	4	3	2
15	14	13	12	11	10	9
22	21	20	19	18	17	16
29	28	27	26	25	24	23
					31	30

نومبر

سنیچر	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار
5	4	3	2	1		
12	11	10	9	8	7	6
19	18	17	16	15	14	13
26	25	24	23	22	21	20
			30	29	28	27

دسمبر

سنیچر	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار
3	2	1				
10	9	8	7	6	5	4
17	16	15	14	13	12	11
24	23	22	21	20	19	18
31	30	29	28	27	26	25

ایک سال میں 365 دن ہوتے ہیں۔جس سال فروری کا مہینہ 29 دن کا ہوتا ہے، اُس سال میں 366 دن ہوتے ہیں۔

ہم سب جانتے ہیں ہفتے میں 7 دن ہوتے ہیں۔کلینڈر میں ہفتے کا پہلا دن اتوار اور آخری دن سنیچر ہوتا ہے۔

کلینڈر میں ایک سال کے ہر مہینے کا حساب ہوتا ہے۔جیسے مہینے میں کتنے ہفتے ہوں گے، کس دن کیا تاریخ ہوگی۔وغیرہ۔

آیئے، دیے گئے کلینڈر کو دیکھیں اور سمجھیں۔

▪ نیچے سال 2022 کے اگست کے مہینے کا کلینڈر دیا گیا ہے اسے پورا کیجیے:

پیر	منگل	بُدھ	جمعرات	جمعہ	سنیچر	اتوار
	1	2	3			6
7						
			17			20
21				25		
			31			

کلینڈر کو دیکھ کر بتایئے:

- اس مہینے میں کتنے اتوار ہوں گے؟
- 17 اگست کو کون سا دن ہو گا؟
- مہینے کے چوتھے سنیچر کو کون سی تاریخ ہو گی؟
- کیا 19 تاریخ کو پیر کا دن ہو گا؟
- اگر اکبر 6 تاریخ کو سفر شروع کرے اور 15 تاریخ کو سفر ختم کرے تو اس نے کتنے دن سفر کیا؟ آپ نے کیسے معلوم کیا؟
- یہ مہینہ کس دن ختم ہو گا؟
- رانی کو جمعہ کی چھٹّی ملتی ہے۔ کیا رانی کو اس مہینے میں 5 چھٹّیاں ملیں گی؟

استاد کے لیے ہدایت: ساتھیوں کو ترغیب دیں کہ وہ کلینڈر کی مدد سے دی گئی دو تاریخوں کے بیچ کے دنوں کا حساب لگائیں۔

حروف تہجی

ا ب پ ت ٹ ث

ج چ ح خ د ڈ ذ

ر ڑ ز ژ س ش ص

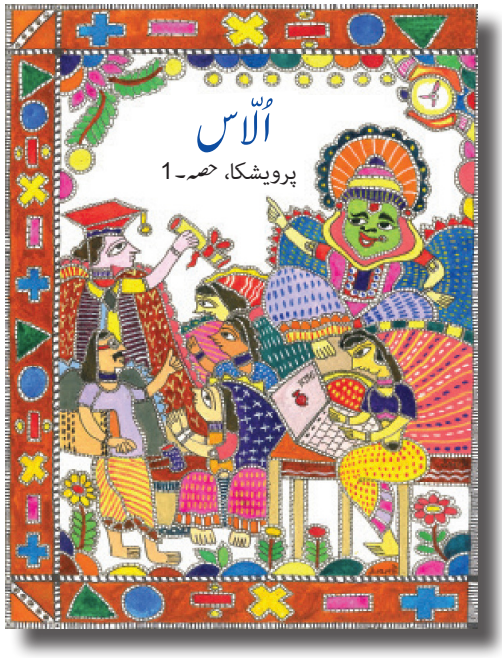
ض ط ظ ع غ ف

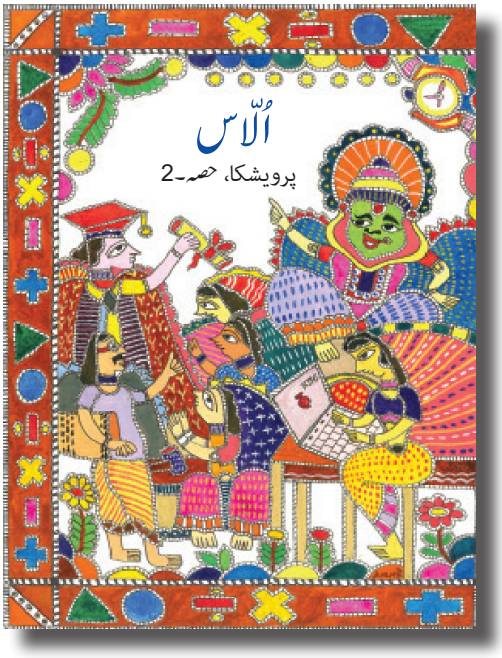
ق ک گ ل م ن

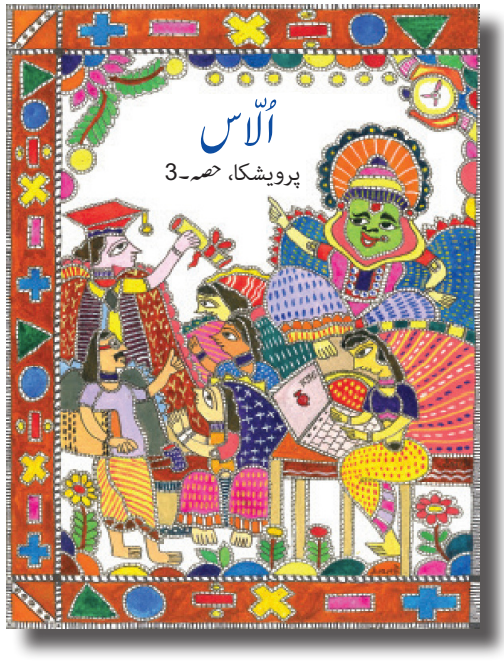
و ہ ی ے

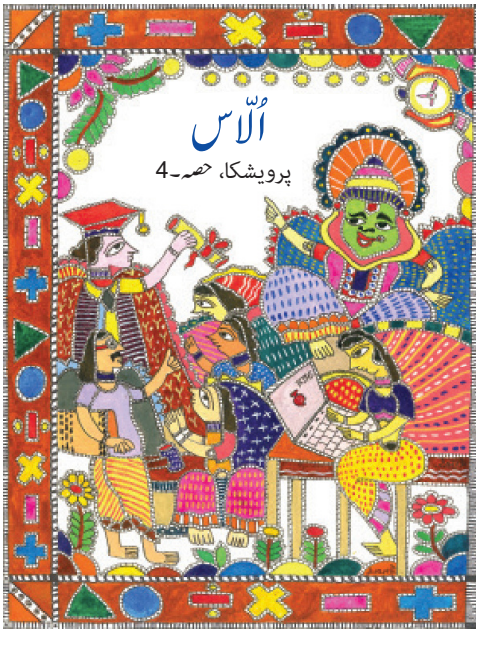
CELL FOR NATIONAL CENTRE FOR LITERACY

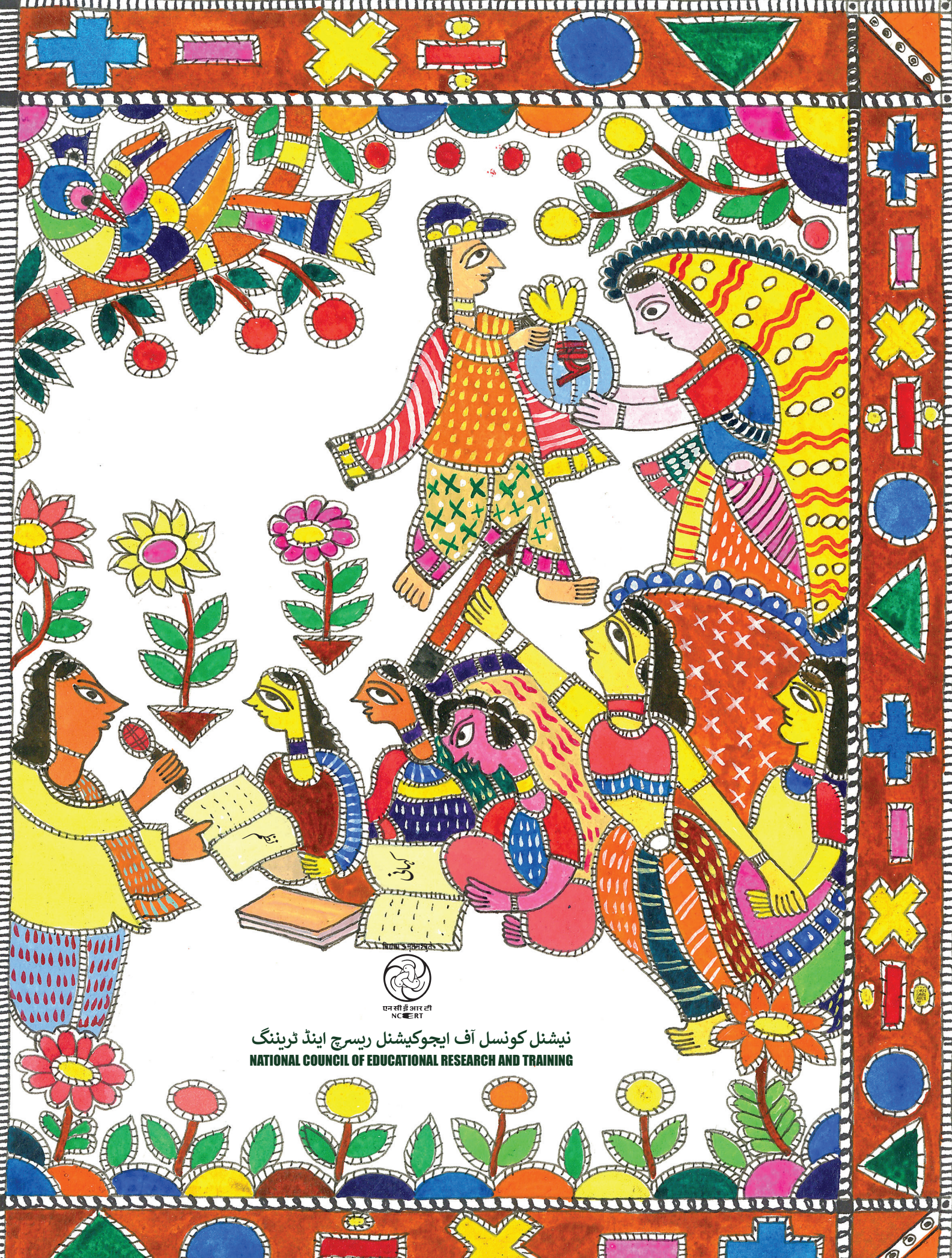
राष्ट्रीय साक्षरता केंद्र–प्रकोष्ठ











एन सी ई आर टी
NCERT

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING